الحمد لله الملک المنان کہ در زمان میمنت اقتران

رسالہ

جوہر التواریخ

مسمی بہ اسم تاریخی

اکلیل التواریخ

۱۳۳۹ھ

از تصنیف لطیف جناب جلالت مآب مستغنی عن الالقاب ادیب بے مثال آیۂ فہم اولی الباب
متکی اریکۂ حشمت و اقبال متوسد وسادۂ جاہ و جلال جناب نواب مستطاب
سید محمد جعفر علیخان صاحب المعروف بہ نواب پیارے صاحب بہادر دام اقباله
رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

باہتمام احقر الانام سید رشید حسین و ملا احمد مالکان مطبع در ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء

در مطبع ریاض المومنین کاظمین لکھنؤ مطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد وآلہ اما بعد
یہ رسالہ خلاصہ ہے کل دفتر تاریخ کا جلد ہشتم تک مگر بعض تاریخین جلد نہم کی
(کہ ناتمام ہے) درج کی گئی ہین باب اول امور انبساط باب دوم متفرقات
باب سوم تواریخ وفات اور نام اس رسالہ کا جوہر التواریخ ہے اور اگر اعداد
مطلوب ہون تو اکلیل التواریخ سمجھنا چاہیے۔ اس کے
۱۲ ۱۳۳۹ھ ۹۱
ہی اور رسالے بھی انشاء اللہ تعالی طبع ہونگے واللہ ولی
فیق وھی ادمۃ التحقیق والتدقیق

باب اوّل
تواریخ امور انبساط

قطعہ تاریخ ولادت ہز ہائنس نواب سید محمد حامد علیخانصاحب
بہادر دام اقبالہ والی دار السرور رامپور ۸۲ ۸۵

یوسف لقا نواب کا روشن قمر پیدا ہوا (سنہ ۱۲۹۳ھ) | مسند نشین پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا[1] (۵۹۳ — ۱۸۷۵ء — ف ۱۲۹۲)
منگل رجب انتیوین گیارہ بجے محمود بہ (سنہ ۱۲۹۲ھ) | عالی حسب آصف نشان فرخ سیر پیدا ہوا (سمبت ۱۹۳۲)

قطعہ تاریخ ختنہ نواب سید اولاد حسین خان سلمہ اللہ تعالی الخلف نواب سید بنیاد حسین خان رئیس کانپور

ہوا ہے ختنہ فرزند دلبند | عنایت ہے یہ رب دوسرا کی
بصد حسن عقیدت تمنے نواب | خلیل اللہ کی سنت ادا کی (سنہ ۱۳۱۲ھ)

مصرع تمام پسر ہفتم شعبان احسن[1] (سنہ ۱۳۱۲ھ)

قطعہ تاریخ غسل صحت نواب فصیح الملک داغ دہلوی

آرزو ارمان تمنا ذوق وشوق | دلمین کچھ باقی نہین ہے
ہان نشان یادگار رفتگان | بچ رہا داغ کہن اچھا (۱۳۱۳ھ)

[1] مصرع سابق ارام دل جان پسر لخت جگر پیدا ہوا (سنہ ۱۸۷۵ء) ۵۲ یعنی روز یکشنبہ

قطعہ تاریخ عقد نواب حمید سلطان سلمہ برادر زادہ راقم

اے محمد مہدی اچھے صاحب اے بھائی مرے — اب لگا ہے گلشن ارمان میں بھی آئی بہار
عقد حیدر کا ہوا شمس النسا سے شکر حق — باغ عالم میں پھلیں پھولیں یہ تا روز شمار
مصطفیٰ و شبر و شبیر و زہرا و علی — قوت اعجاز سے آئے ہیں سب قدسی شعار
اسقدر ہیں خورم و خندان وقوع عقد سے — پنجتن نے خود کہا لفظ مبارک پانچ بار

۲۶۳
۵
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ دو غسل و دو ختنہ برخوردار سید اطہر حسن و اختر حسن فرزندان جناب سید قاسم حسن صاحب

بھائی کبھی دو ختنوں بھی دو موجد کیے کبھی ایجاد دو — نادان بنیں نوشاہ دو تو گھر کبھی آباد دو
۱۳۰۷ — ۱۳۱۷ھ
ہو تخرجہ سے تعمیہ کبھی دیجیے اعداد دو — ہیں غسل دو دلبند دو جعفر مبارکباد دو
۱۹۵۸ — ۱۸۹۸
۲ — ۲
۱۹۵۶ — ۱۹۰۰ء

قطعہ تاریخ ختنہ پسران عزیزی سید علی حسین عرف ابو صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ مسمیان علی حیدر و محمد حیدر

یہ کاری و عیاشی سے خود سیف قلم چھوٹے — ہوا ہے مفت میں بدنام و رسوا خط پیشانی
کیے ہیں ترک فرض واجب اہل سنت کی الفت میں — مسلمانوں کا مذہب آج حاجی ہے مسلمانی
۱۳۱۹ھ

مصرع علی و محمد کے ختنے ہوئے

۱۳۱۹ھ

سال ۱۵ بست دبشت در دگر دشتام مقتضائے احتیاط ہمین است ۱۲ سال ۹۳ حاجی ہم تخلص جعفر ہست بسبب فنا مدور حج ۲

قطعہ جلوس راجہ جعفر علی خان صاحب ولد راجہ باقر علی خان صاحب آف کوٹاہہ

راجہ صاحب کو ہو مسعود مبارک یہ جلوس	لائے ہیں سیکڑوں تاریخیں یہ رخ کہہ کر
پیرو آل ہوں میرا تو عقیدہ ہے یہی	لائق مسند باقر ہے بلا شک جعفر
	۱۳۱۹ھ

حسب فرمایش بعض احباب

چیدم دم سحر گل فصلی بہ باغ نظم	پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
از زبر و بینہ ثمر آرزو بگیر	زان شاخ کہنہ میوۂ نو رس غنیمت است
	۱۳۱۳

قطعہ تاریخ عقد سید محمد محسن سلمہ اللہ تعالیٰ

بھائی نواب کے پوتے کا ہوا جعفر عقد	صفوی نسل ہے نام و نشان روشن ہو
یا الٰہی بطفیل شہ کونین حسین	عقد محسن شب تولید حسن احسن ہو
	۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ ختنہ سید محمود حسین و سید مہدی حسین پسران سید حسین سلمہم اللہ تعالیٰ

گلشن امید میں جعفر کے پھر آئے گی بہار	لالہ رخ اس دم مگر سید حسین کے گل ہیں دو
ایک تو شکر شکن ہے دوسرا نگین سخن	فی المثل محمود و مہدی طوطی و بلبل ہیں دو
راحت جان نسل ابراہیم آل مصطفیٰ	پیرو حکم شریعت آج رشک گل ہیں دو
۱۳۲۲	۱۹۱۵ء
وحدت و تضعیف سے اعداد پائے واہ واہ	مطالب و جام و گلگیر ایک شمع و گل ہیں دو
	۸۱ ۵۲ ۳۸۰ ۹۲۰ ۱۰۰
سمبت ۱۹۶۱	۱۳۲۳ھ

سلہ یعنی پانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲

قطعۂ تاریخ شادی اوّل نورچشم صفدر سلطان سلمہ اللہ تعالیٰ برادر زادہ مؤرخ

ذی حشم نورِ نگہ صفدر سلطان نواب — گجکلہ نسل علی تم کو مبارک سہرا
سمبت ۱۹۷۲ — ۱۳۳۳ف
جانِ عم راحتِ دل نورِ بصر دانش ور — موسوی الصفوی تم کو مبارک سہرا
۱۹۱۶ع — ۱۳۳۴ھ

تاریخ جلوس قیصر ہند حضرت ایڈورڈ ہفتم بانقط

صنع تو اے قیصر بینی — زیب تخت نشین چینی
سنہ ۱۹۰۲ع

ایضاً بے نقط

مالکِ کامل عطا سرور دارا لوا — حاکم عالم مدار حکم دہ مہر و مہ
مصرع سال سرور در دل ما آمدہ — سرور والا گہر سعد مرصع کلہ
سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخ خاص
سنہ ۱۹۰۲ع

تیغ و عصا تخت و تاج چتر و کرہ مہر و باج — صحت و فتح سلہ و ابتہاج با حشم سکندری
عیش و طرب بعز و جاہ سعد تبو جہان پناہ — شنبہ نہم اگست باد جشن نفیس قیصری
سنہ ۱۹۰۲ع

قطعہ

تاج جابرج تجمل بہر عدل و رحم مذہب عہد کرد — مسعود و محمود و مبارک یا الٰہی جشن عہد
جعفر بگو تاریخ دماہ و سال با نام مقام — جون بود بست دو بانگلستان شاہی جشن عہد
سنہ ۱۹۱۱ع

سلہ یعنی فتح قوم بویران ۱۲

قطعہ جلوس

باہمہ یمن و سعادت باہمہ جاہ و حشم
حاجیا بر کعبۂ مقصود از جوش دلی

نیک اختر مہر گستر ذرّہ پرور آمدہ
عید قربان[۱] شد کہ جان ہند قیصر آمدہ
۱۳۲۹ھ

قطعہ

للہ الحمد کہ آن نیّر اکبر در ہند طالع گردید
حاجیا جوہری طبع بمن جوش گفتہ گوہر سفتہ

قیصر جادہ کنان ہمرہ شوہر در ہند مثل ناہید
روز شنبہ دوم ماہ دسمبر در ہند قیصر رسید
۱۹۱۱ء

قطعہ

لندن سے مہاراجہ آئے ساتھ ہیں لکھمی اوتار
سگری بھارت ورش میں جعفر ہوا آنند اپار

سورج چندر اور تارے چمکی جگمگ جگمگ کر سنسار
بھوج پوکہ بدی ہی ستمی دلّی جا راج کیا دربار
(منگل) ۱۳۱۹ف

جلوس

پنجمین جارج نمود ند مع شہ بانو ۔ قیصری جشن بہند
ہمہ زیب و ہمہ زین است چو بزم مینو قیصری جشن بہند
گفت از اوج فلک حضرت عیسےٰ جعفر پئے تاریخ جلوس
نصف شنبہ ہمایون بدسمبر دوو قیصری جشن بہند
۱۹۱۱ء

[۱] یعنی دہم ذی الحجہ ۱۲

ایضاً

وارد نیپال گشت صید کرد جہل شیر ‌‌‌— خسرو سہراب دل رستم جگر فخر کیا

ضنیم تاریخ را گفزاشتی ہم اے دلیر ‌‌‌— قیصر ہندوستان صفدر دضیغم اشکا

تاریخ

۱۳۳۰ھ ۱۹۱۱ء

ایضاً

فخر ناظم لعبد جشن خسروی در ملک ہند ‌‌‌— در خور ہر یک عطا کردہ خطاب و سیم و

جنوری بود دہم تاریخ با جاہ و حشم ‌‌‌— سوئے انگلستان ان شد قیصر والا

۱۹۱۲ء ‌‌‌— ۱۹۱۲ء

مصرع

قیصر بانگلستان رسیدہ فروری پنجم پگاہ

۱۹۱۲ء

قطعہ

عاقل یہاں مجبور ہے قدرت کا یہ دستور ہے ‌‌‌— لڑتے ہیں شاہان زمین جیتے کبھی ہارے کبھی

اس واقعہ کے سن ہیں دو اعداد کو لکھو پڑھو ‌‌‌— ہاں جنگ جرمن تیرہ و تیس ہجری ہیں ہی

۱۹۱۴ء مطابق ۱۳۳۲ھ

مطلع

چہارم شہر اگست از کور باطن جنگ شد ‌‌‌— فتح جارج چار سال و ہشتم و دہم سپ

۱۹۱۴ء ‌‌‌— ۱۹۱۸ء

فتح بیت المقدس

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

۱۳۳۶ھ

مصرع بشد ماہ دسمبر یازدہ شہر فلسطین فتح
سنہ ۱۹۱۷ء

قطعہ

چون فتح بشد وادی ایمن یکسر — در رشتۂ تاریخ دُرِ نو سفتم
از افسر فوج قیصر ہندستان — فاخلع نعلیک تا آخر گفتم

قطعہ

قیصر ولیم لڑ گئے سر سے پٹکا تاج — کاتک سدی اشٹمین ہر کے چھوڑ و راج
سنہ ۱۹۱۸ء — سمبت ۱۹۷۵
بن کے بگڑے چھٹ گئی دنیا دولت دیں — عزت ساری کھوئے کے دکھیا ہے محتاج
سنہ ۱۳۳۷ھ — ۱۳۲۶

قطعہ

جشن نشاط چار سو ہست ہند کو بکو — قیصر ہند فتح یافت کرد چو بخت یاوری
جعفر خوش کلام ہان ہجری و عیسوی بخوان — روز شکست جرمنان فتح عظیم قیصری
سنہ ۱۳۳۷ھ — سنہ ۱۹۱۸ء

قطعہ

ہزار شکر کہ در سال پنجمین گردید — بمہر صلح ز جرمن بجون بست و ہشت
سنہ ۱۹۱۹ء
نجات یافتہ یورپ ز رستخیز عظیم — رسیدہ بود بلا سے دمے بخیر گذشت
سنہ ۱۹۱۹ء

قطعہ

تا ہفتہ ہست جشن عشرت بماند ملک ہند — وقت سرور و خرمی آمد لطف داد
در باز گشتہ کلاک گوہر سلک جعفر چنین — شنبہ دسمبر سیزدہ در بارۂ جشن قیصری
سنہ ۱۹۱۹ء

قطعہ

ہوا تھا فتح کا جشن اس سے پہلے آج اے جعفر | دوبارہ جشن شاہی جارج پنجم کو ہمایون ہے

۲۱۸ ۶۶۹ ۳۰۲ ۲۶ ۱۲۳

۶۶۹ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ

دکھائی دُہری صنعت ایک ہی مصرع میں کیا آئینا | تیرے حسن بیان پر کیون نہ ہر فہم مفتون ہے

مصاریع متفرق متعلق امور انبساط

مصرع عقد دلبند شقیم مبارک مسعود
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع عقد دلبند جوان بخت مبارک باشد
سنہ ۱۸۹۶ء

مصرع سکندر[۵۱] را مبارک عقد فرزند
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع دولہ بنے تم خوب محمد سجاد
سنہ ۱۳۱۵ھ

مصرع نوگل گلشن رفعت[۵۲] بدمید
سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع دوسری آنکھ کا تارا بھی مبارک ہوئے ماہ
سنہ ۱۳۱۶ھ

مصرع نجم برج رفعت و اقبال تابندہ شدہ
سمبت ۱۹۵۶

مصرع طوفان جب ہوا کہ میرن کی برات
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع نور نظر سرور دل نوگل باغ آرزو
سنہ ۱۹۰۶ء سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع بخت نوجوان عصائے پیری آمد
سنہ ۱۹۱۶ء

مصرع شمس النسا کو چاند خدا نے دیا جدید
سنہ ۱۳۲۶ھ

مصرع نوشاہ بنا در یتیم حسن[۵۳] امسال
سنہ ۱۳۲۹ھ

مصرع دولھا علی اختر دلہن قیصر جہان
سنہ ۱۹۱۱ء

مصرع بخشی ہوئے قید عقد ثانی یہ نہین
سنہ ۱۹۱۲ء

مصرع شادی آمنہ حسین جمعہ نہم شب رجب
سنہ ۱۳۲۴ھ

مصرع صفدر[۵۴] شب معراج نبی عقد ہمایون
سنہ ۱۳۳۸ھ

---

[۵۱] یعنی برادر نواب سکندر دولہ صاحب ۱۲ [۵۲] یعنی مرزا رفعت علی بیگ ۱۲ [۵۳] یعنی سید سلطان حسن مرحوم ۱۲
[۵۴] یعنی صفدر سلطان سلمہ اللہ تعالی ۱۲

مصرع ہمایون اسے سلیمان منزلت شادی آصفجاہ
سنہ ۱۳۳۴ھ

مصرع بڑی شادی ہوئی عباس کی جعفر مبارک ہو
سنہ ۱۳۳۹ھ

مصرع ہیون کے ہوئے ختنے والد کو مبارک ہو
سنہ ۱۹۲۰ء

مصرع سیدنا طفل گلرو نام خیر حسین
۱۳۳۹ ۵۸۱
سنہ ۱۹۲۰ء

مصرع مبارک بیاہ ہو نور و نین سطوت علیجاں کا
سنہ ۱۹۱۸ء

مصرع نکاح آل پاک نیاک خصلت
سنہ ۱۳۳۹ھ

مصرع نکاح آل حیدر در شب معراج جا مسعود
سنہ ۱۳۳۹ھ

مصرع عقد ثانی بجوش اقبال سعید
سنہ ۱۹۲۱ء

باب دوم متفرقات

تاریخ مسجد ظفر منزل

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ
۱۳۴۲
۳۰۶
سنہ ۱۳۰۶ھ

بمثل و نظیر ذات پاکش آمد
جعفر از فضل و لطف معبود جہان
تاریخ بنائے آن اگر می پرسی

لاریب کہ نقش ماسوا ہست گواہ
مسجد تعمیر کرد حسب دلخواہ
کم کن ز شہادتین اعداد الہ ۳۶

قطعہ

بنا نمود یہ امر و مہر این عزاخانہ
بگفت جعفر زین حسب گریۂ تاریخ

۱۳۳۹

زنسل فاطمہ باقر حسین نیاکہ
مقام ماتم گلگون قبا بنا کردہ

۵۸ زینت شیخ ... ہری لیست و کم یابی ۵۲ خصلت حسن نام ۱۳ ۵۲ آل حید نام ۱۳ ۶۰ اقبال حسن ... سنہ ۱۳۳۹ھ

احاطہ ریختہ کربلا و امام باڑہ در ریاست چرکھاری از سید اصغر علی صاحب خان بہادر مدار المہام ریاست و سید محمد عباس سلمہ اللہ پسر شان

مطلع

بانی این کربلا اصغر علی آل علی
سنہ ۱۹۱۹ء

صافدل کامل محب پابند شرع جعفری
سنہ ۱۳۳۸ھ

مطلع

بنائے میر عباس ہمہ دان
۵ ۸۲

مقام ماتم شاہ شہیدان
سنہ ۱۳۳۸ھ

سنہ ۱۹۲۰ء

تاریخ ضریح چوبی منبت بنا کردہ سید اولاد حسین صاحب تعلقہ دار اوجانہ ضلع اونؔ

کردہ طیار نقل روضہ اینجا نسل سبطین
سنہ ۱۹۲۶ء

محفوظ با نیان محب ہر از شین و مین
سنہ ۱۹۱۹ء

یارب پئے اکرام حسن ابن علی سردار جنان
سنہ ۱۳۳۶ھ

بانیٔ ضریح پاک دائم بادا اولاد حسین
سنہ ۱۳۳۶ء

قطعہ

فصلی کے سن ہین تیرہ سو چار اس جہان مین
چارون طرف خوشی ہے اس جشن قیصری کی

اعداد ابجدی کو تم فارسی مین لکھو
تاریخ اسکی جعفر ہے ڈائمنڈ جوبلی

طیار و تیار ہر دو در لغت است ۱۲ منہ قیصر

حل ترکیب

ڈائمنڈ جیوبلی

ڈ	ا	ی	م	ن	ڈ	ج	ی	و	ب	ل	ے
چار	یک	ده	چل	پنجاه	چار	سه	ده	شش	دو	سی	ده
۲۰۴	۳۰	۹	۳۲	۶۱	۲۰۴	۶۵	۹	۶۰۰	۱۰	۶۰	۹

ف ۱۳۰۴

رونق افروزی ہز مجسٹی حضرت حبیب اللہ خان بہادر در ہندوستان

مطلع

بشد ہز مجسٹی حبیب جہان ۔ بگفتم بہ دہش ذبردست خان
۱۳۲۴ھ

قطعہ

ز فیض مقدمش شدہ رشک ارم گر ہندستان ۔ بفرق تاج شاہانہ دوسی سال زیبا باد
بصد اقبال و دولت باہزاران شوکت و حشمت ۔ بدہلی والی کابل بہار آستید المتعٰلی باد
۱۳۲۴ھ

قطعہ انقلاب ایران

دل کیون ہے سرگرم ہے بازار رستخیز ۔ بہر حقوق شاہ و رعایا مین جنگ ہے
تصویر غم مرقع ماتم ہے سلطنت ۔ ترکی تمام ہوگئی ایران تنگ ہے
۱۹۰۹ع

قطعہ ویسرائے بہادر ہارڈنگ

دلی مین جو پہونچے وہ وزیر اعقل باجاہ و جلال ۔ دربار کا تھا قصد پڑا آئین جنجال
تیئیس ۲۳ دسمبر کو سر فیل بلند ہنگام جلوس ۔ زخمی ہوئے گولے سے گورنر جنرال
۱۹۱۲ع

سنہ ۱۹۰۸ع زین قبل دریں سال سلطان ترکی ہم قید شدند و پارلیمنٹ قائم شد۔

قطعہ فرمائشی

بے سبب رحم کی جا آگیا غصا اُلٹا
سنہ ۱۹۱۳ء
جان ہی لیکے پھرا قہر کا دریا اُلٹا
سنہ ۱۳۲۰ زراعتی

اس تلاطم کی ہے تاریخ بھی نایاب بدیع
سمبت ۱۹۷۰
لکھیئے دو طرح اکتیس کو سیدھا اُلٹا
۷۵ ۲۲۸ ۴۹۱ ۲۶ ۸۰ ۴۳۲
سنہ ۱۳۳۱ھ

قطعہ طوفان لکھنؤ

وقیل یا ارض ابلعی ماءک
سنہ ۱۳۳۳ھ

ہے لکھنؤ اس سال گرفتار مصائب
بندوں کو دکھائی گئی یوں شان جلالی

ویران ہوئے خالی سے محلے ہیں ہزاروں
سیلاب نے کیا ہائے کئی سے گھر کیے خالی
سنہ ۱۳۳۳ھ

مسدس

ہمہ لکھنؤ در ستمبر بہ آب
مکان منہدم جان بلب شیخ و شاب

دلت گشت از آتش غم کباب
نصیحت مکن آہ جعفر شتاب

بگو از غم گومتی[۱] این سخن
سنہ ۱۳۳۳ھ
ستم بر ضعیفان بلیس مکن
۱۹۱۵ء

بگو اینکہ از گومتی این سخن
۱۳۳۳ھ

قطعہ

وہ گوہر یکتا بیرسٹر مقبول حسین قدوائی
سمبت ۱۹۷۲
مکرم مقبول قابل بی اے ہالی ممبر ایم ایل سی
سنہ ۱۳۳۴ھ

مال گزار و مالک گدیا[۲] والا حشمت ابن احمد
۱۳۳۴
تھا خان بہادر بیشک از این سال ہوا سی آئی ای
۱۹۱۶ء

۱۔ گومتی نام دریا ۱۲ ۲۔ نام موضع ۱۲

قطعہ تشریف آوری وزیر ہند در ہند

نہم نومبر شیر اکبر رسید در بمبئی ز لندن
سنہ ۱۹۱۷ء
ایمد مسٹر مانٹیگو سر آید بہر رعایای مالک شود
سنہ ۱۹۱۷ء

ممتاز احباب بات نیگو طبع قیصر بدل خواہ گاہ
۱۳۳۵ھ
وزیر ہند آمد مبارک بابت بست و دو جمعہ الاولین ماہ
سنہ ۱۳۳۶ھ

قطعہ

یہ تو نقش کالج ہے بھولنے کا ذکر کیا
لکھنؤ میں آئے تھے مسٹن اسکے واسطے

دل لیا چندہ دیا امداد کالج یاد ہے
تیرہ سو چھتیس کو بنیاد کالج یاد ہے
۶۱۵ ۲۶ ۴۴۸ ۲۶ ۶۲ ۵۴ ۱۵ ۱۵
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع

بروز پنجم ز ماہ سوم دہ و دو گشتہ بنائے کالج
سنہ ۱۳۳۶ھ

قطعہ

برائے شیعہ کالج در حصول زر سبق بردہ
بشہر لکھنؤ از دست ہزآنر شٹر اپریل

خیال عزت افزائی لقبہ نواب ذیشان را
مبارک گولڈ میڈل سیہ سلطنت خان را
سنہ ۱۹۱۸ء

قطعہ سلطنت ترکی

سنہ ۶۹۹ھ
تاریخ ہجری بدو عثمانیہ بوقت عروج
دوازدہ مشش صد سی سال دہ یوم ای آج
سنہ ۱۳۳۶ھ

از کسر اعتبار سیہ آسمان شکل عدا شد
اللہ اکبر دولت عثمانیہ برباد شد
سنہ ۱۹۱۹ء

سنہ ۵۱ یعنی ماہ محرم ۱۲ سنہ ۵۲ یعنی نواب سنج علی خان بہادر ۱۱

قطعہ حسبِ حال

پھر خزان دیدہ چمن مین آگئی فصلِ بہار — بعد مدت شہرِ دہلی رشکِ صد گلشن بنا
اللہ اللہ مسجدِ جامع مین بیٹھے ہین ہنود — واہ پھر کعبہ بتانِ شوخ کا مسکن بنا

سنہ ۱۹۱۹ء

مطلع

ہر یکے در شوقِ آزادیست ہر شام و پگاہ — جنگِ شاگردان و اُستادانِ عالم واہ واہ

۱۳۳۷ھ

قطعہ طغیانی دریائے گنگ

ایک ہی سمت ہندستان مین تھی اے جعفر — جاری ابتک رہی پراگ مین سیدھی گنگا
مگر اب آخرِ شوال مین سنکر یہ خبر — حیرت از حد ہے کہ بہنے لگی اُلٹی گنگا

۱۳۳۷ھ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء

قطعہ انتظامِ جدید

دربار مین دہلی کے حاضر والیانِ ملک ہین — زینت دہِ تختِ شہی ہین ڈیوک با صد عز و شان
الطافِ شاہی سے نوین فروری بدہ کے دن — ہندی رعایا کو کیے تفویض باحسنِ بیان
پبلک تعلیم بورڈ حفظِ صحت مسکرات — تعمیر پنچایت زراعت آبپاشی ابنِ آن
آخر کو یہ اعلان فرمایا بحکمِ قیصری — میمون و سعد اب افتتاحِ کونسلِ ہندوستان

سنہ ۱۹۲۱ء

قطعہ ایضاً

ڈیوک آف کناٹ آمدہ در دہلی — سنی ام بودہ مہِ جمادِ اوّل
اعلان فرمود حکمِ قیصر امسال — زیبا در ہند افتتاحِ کونسل

۱۳۳۹ھ

ملہ یعنی الہ آباد ۱۲

مطلع حسب حال

ہندوستان در ہمہ جا شور عام | شدید انقلاب و شدید انتظام
سنہ ۱۹۲۱ء

مطلع

یہ واقعہ ہے جولائی کا تاریخ کر دو جعفر | قیدی ہوا وہ تصدق احمدی باقہم معزز بیرسٹر
سنہ ۱۹۲۱ء

مخمس یکم اگست سنہ ۱۹۲۱ء مطابق ۲۶ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۹ ہجری

پارچہ سوخت گاندھی جی فوراً | اصل در آتش است کل لندن
خوب گفتہ است آں استاد فن | ہر کہ آموخت علم تیر از من
سنہ ۱۹۲۱ء
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ایضاً

ہو گیا جب یوں ولایتی کپڑا جلا کر | ہندوستان میں لنکا سے جو اک زلزلہ دیکھا
دل بیدار نے ... | یوں تماشا کسی نے جو تماشا دیکھا
سنہ ۱۳۳۹ھ

... تعمیر ... مسجد امام باڑہ

مصرع خدا شناس مسجد بنا نمازگہ | مصرع بیت المعمور مسجد عماران
سنہ ۱۳۰۰ھ | سنہ ۱۳۰۰ھ
مصرع ... آب ... | مصرع کیا ... ... کی مسجد
سنہ ۱۹۴۵ ... سنہ ۱۹۲۴ء | سنہ ۱۳۱۸ھ

سلہ یعنی مسجد امام شمس آباد

مصرع مکانِ ماتمِ گلگون کفن حسین شہید سنہ ۱۳۱۵ھ	مصرع عزاخانہ شاہِ گلگون کفن سنہ ۱۳۱۶ھ
مصرع مسجد باقر علی قبلۂ راہ نجات سنہ ۱۳۱۷ھ	مصرع مسجد عالی بنا ثانی بیت اللہ باد سنہ ۱۳۱۷ھ
مصرع دوتا منارہ مسجد زیا قتاد ہوا سنہ ۱۳۲۱ھ	مصرع تعزیہ خانۂ امام انام سنہ ۱۳۲۲ھ
مصرع عدیلِ کعبہ عزاخانہ از ہیر حسن سنہ ۱۳۲۲ھ	مصرع بجوشش آب برائے خدا بیاد حسین سنہ ۱۳۲۳ھ
مصرع شیخ عبد اللہ کی مسجد بنی کیا لاجواب سنہ ۱۳۲۵ھ	مصرع مسجد میں آب چاہ یہ نذر حسین ہے سنہ ۱۳۲۴ھ
مصرع رونق سوبرکہ ہے حقا مسجد فرزند علی سنہ ۱۳۲۹ھ	مصرع بنایا واہ کیا عمدہ خدا کے گھر کا دروازہ سنہ ۱۳۳۰ھ
مصرع بازار شمس آباد میں پھر دلربا مسجد بنی سنہ ۱۳۳۲ھ	مصرع بندہ نے خدا کا گھر بنایا ہزار سبحان اللہ سنہ ۱۳۳۲ھ
مصرع مسجد اقدس (ز) امانت علی است سنہ ۱۳۳۴ھ	مصرع اِنَّ هٰذَا بَیتُ الصَّمَد سنہ ۱۳۳۴ھ

مطلع

نئی تاریخ ملی شکر الٰہ سنہ ۱۹۱۷ء	شیخ رجبی کی بنی مسجد واہ سنہ ۱۳۳۶ھ
مصرع بیت المقدس کعبۃ الثانی بگو سنہ ۱۳۳۶ھ	مصرع بانیِ دروازہ مسجد سید حشمت علی سنہ ۱۳۳۷ھ

سالہ نام مقام ۱۲

مصاریع وغیرہ متفرق

مصرع جاہ [۵۱] منصور خان نیک افعال
سنہ ۱۳۰۶ھ

مصرع خوش شدم بندہ و تاریخ رسید
سنہ ۱۸۹۵ء

مصرع مبارک اے میرے نواب جشن جمشیدی
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع آب [۵۲] حیات یافتہ اسکندر دوم
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع در ماہِ جولائی معاً قاسم حسن تبدیل گشت
سنہ ۱۸۹۶ء

مصرع جعفر [۵۴] بنی نوحہ خوانِ کلام لطیف ہے
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع جگناتھ [۵۶] آپکا ہبتیل یہ ٹھاکردوارا ہے
سمبت ۱۹۵۳

مصرع کلکٹر نیابت حاکم ہوگئے ڈیوہرسٹ تاریخ سنہ
سنہ ۱۸۹۹ء

مصرع ڈپٹی ابرار حسن خان بہادر دل ہین
سنہ ۱۹۰۰ء

مصرع شد بپا طوفان نوح دعا و شب و روز
سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع زبان ہر تحفہ بیانش بیا کلام نادر کلیم ظفر
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع جوہر تیغ زبانِ اردو
سنہ ۱۸۹۵ء

مصرع جدیدا این چشمۂ آبِ حیات است
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع نواب [۵۳] دلیر شیر افگن ہم شد
سنہ ۱۳۱۳ھ

مصرع ہند مین قحطِ عظیم آیا آہ
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع ہوگئی رخصت بڑی لڑکی [۵۵] کا گونا ہوگیا
سمبت ۱۹۵۳

مصرع ہو زیبا [۵۷] باغ پرانسد اور بیبی بال ہرا دیال
سمبت ۱۹۵۵

مصرع ماہ مئی طوطت باہ فروری بی اے گشت
سنہ ۱۹۰۰ء

مصرع وزارت ملی شاد شاداب ہوا
سنہ ۱۳۱۹ھ

مصرع کشمیر غرق آب ہوا آہ آہ آہ
سنہ ۱۹۰۳ء

۵۱ درگلشن ۱۲ ۵۲ درگودام شمس آباد ۱۲ ۵۳ ہز ہائنیس والی رام پور ۱۲ ۵۴ لطیف تخلص شاعر ۱۲ ۵۵ دختر بابو درگا پرشاد صاحب ۱۲ ۵۶ د شمس آباد ۱۲ ۵۷ اسٹیشن ریلوے قائم گنج ۱۲

مصرع ورود[۵۱] سلطان وسلطان[۵۲] خاقان

سنہ ۱۳۲۱ھ

مصرع کہ جنس گیا رہبر طامع زبجا رام علام

سنہ ۱۹۰۳ع

مطلع کر صفحہ خاک پر تہی مغز نظر

۳۰ ۳۹
۱۹ ۱۹
۱۹ ۱۹

مصرع ہو تقیدوں کے لئے سنگ رہبری

سنہ ۱۹۰۴ع

مصرع مبارک غسل صحت باد آلہی

سنہ ۱۹۰۴ع

مصرع فتح جاپان و شکست روس مگر ید بیضا

سنہ ۱۹۰۵ع

مصرع منصف[۵۳] عدل گستر پا بی بار روم شد

سنہ ۱۹۰۶ع

مصرع نوروز بگشت در زمستان حاجی اللہ اللہ

سنہ ۱۹۰۷ع

مصرع فتح[۵۴] ہے منگل کے دن بائیسوین شعبان کو

سنہ ۱۳۲۵ھ

مصرع خطاب[۵۵] نائٹ کا راجہ صاحب مبارک شد بہم

سنہ ۱۹۰۹ع

مصرع دو قیصرین کبھی مدار ستارا جنکا ہندی میں

سنہ ۱۹۱۰ع

تاریخ

مصرع نکہنا بدگہر منید کی جہڑی موتی برستے بینا

سنہ ۱۹۰۳ع

مصرع عیش اب دور ہوئی دست اجل نے چہوڑا

سنہ ۱۳۲۲ھ

دونون طرف اس صفحہ پر انگریزی ہے

مصرع حاجیہ سلطان جہان بیگم حضور

سنہ ۱۳۲۲ھ

مصرع برف باری و ہوائی تند گر بانہ لزلہ

سنہ ۱۳۲۳ھ

مصرع دوا کا پرشاد کا پختہ کنوان نایاب ہے

سمبت ۱۹۶۳

مصرع حبیب قیصر عالم پناہم شاہ کابل شد

سنہ ۱۳۲۴ھ

مصرع اگر ہے چاہ دل سے آب کوثر کی دہار ہو

سنہ ۱۳۲۵ھ

مصرع روزہ کی دہن میں پیارے نازنین بیگم نے ادا کیا

سنہ ۱۳۲۶ھ

مصرع بزمین یکہ تاز من افتاد

سنہ ۱۳۲۹ھ

مصرع شاہ[۵۶] جم جاہ کی اکتالیسوین ہے سالگرہ

سنہ ۱۳۲[illegible]ھ

---

[۵۱] ہر سہ خواہر زادگان مورخ ۱۲ [۵۲] والیہ بہوپال [۵۳] یعنی گمرہ دکیلان ۱۲

[۵۴] مقدمہ برادر چھے صاحب ۱۲ [۵۵] یعنی راجہ تصدق رسول خان صاحب ۱۲

[۵۶] والی حیدرآباد دکن یعنی میر محبوب علی خان بہادر ۱۲

مطلع

حاجی وزیر گشت اسحٰق با امن و امان
۱۳۲۵ھ

حاجی وزیر گشت اسحاق با امن و امان
۱۳۳۰ھ

مصرع قاسم کو پنشن ملکی سرکار سے پاتے
۱۹۱۲ء

مصرع بود این قصر مبارک بشادی بنیاد
۱۳۳۰ھ

مصرع شد منتخب الاہم عبد الرؤف
۱۹۱۴ء

مصرع کو ٹھی عبد الکریم قاضی رئیس
۱۹۱۳ء

مصرع زائر آل ہدیٰ آئے محمد کاظم
۱۳۳۲ھ

مصرع زنگ شد مرحبا جعفر حاجی داد اولاد رسول
۱۳۳۲ھ

مصرع غنچہ گل آج توڑا الہیٰ بیا لاکے
۱۹۱۴ء

مصرع غرق بشد باز پل جون پور
۱۹۱۵ء

[illegible]

مطلع

چاہ شیرین آل طٰہٰ آصف
۱۹۱۵ء

سر چشمہ کوثر بجہان دید پشہ
۱۳۳۳ ۵۰۱
۱۹۱۵ء

مصرع جان شیرین تن طاہر ارتن
۱۳۳۴ھ ۱۳۳۳ھ

مصرع بارش گرد ناگہ روز گشتہ بد بھی
۱۹۱۶ء

مصرع وزیری شد ناگہ بارش فلک سر روز حیث
۱۹۱۶ء

مصرع جان ہاشم شہر سیتا پور
۱۹۱۶ء

مطلع

کل ملک ہند میں یہ ہوا ماجرا عجیب ۵۹۳ | پنجم بدی کنوار میں ہو بارش شدید ۱۳۲۲
۱۹۱۶ء

۵۱ یعنی سعادت مند خان صاحب مختار ۵۲ ورستم آباد ۵۳ تاریخ دیوان نواب میاں الہ بخش خان صاحب مرحوم ۵۴ در رسم الخط اختلاف است ۵۵ سید محمد ہاشم صاحب رئیس جون پور

مصرع شدہ در تاریخ عزل ار روس از سلطنت جہاں جی
سنہ ۱۹۱۷ء

مصرع نواب کے فرزندون کو گر پڑے شب بیز سے
سنہ ۱۳۳۵ھ

مصرع مبارک غسل صحت باد نواب
سنہ ۱۹۱۷ء

مصرع شاہِ حجاز اکنون شریف مکہ اہل دین حسین
سنہ ۱۳۳۵ھ

مصرع عبد العزیز[۵۱] سید ہین خان بہادر امسال
سنہ ۱۳۳۵ھ

مصرع احسن عباس ہوئے فضل خدا سے بی۔ اے۔ ایل ایجی
سنہ ۱۹۱۷ء

مصرع نائب ہیضہ ہوئے ہین آجکل نزلہ بخار
سنہ ۱۹۱۸ء

مصرع در فروری سلطان[۵۲] ترکی از جہان شد بود نہ
سنہ ۱۹۱۸ء

مصرع بزم صحت سعد باد اقبال امام ناصر حسین[۵۳]
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع شدت ہیضہ وگرما جان سوز
سنہ ۱۹۱۸ء

مطلع

آخر سال آئے تینون پلید
آہ نزلہ بخار قحط شدید
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع حبس محبت قوم دربے بہا عبد الرؤف
سنہ ۱۳۳۶ھ

مصرع بیان کلام پیر روشن ضمیر پاک و بلیغ نادر
۱۹۱۳ ۵۷ ۵۷
سنہ ۱۹۷۰ سنہ ۱۳۳۶ھ

شعر

جعفر بگفتہ در سنین ہجریہ تاریخ وصل
سنہ ۱۳۳۷ھ

بادا ہمایون صلح[۵۴] یوم دو می باشش صفر
سنہ ۱۳۳۷ھ

شعر

فتح کے روز مبارک یہ خطاب
شاہ جارج ہین اب اسکندر بخت
۵۹۱
سنہ ۱۳۳۷ھ سنہ ۱۹۱۹ء

۵۱ تحصیلدار پیشتر رئیس صمد پور ۱۲ ۵۲ یعنی سلطان عبد الحمید خان مرحوم ۱۲
۵۳ جناب مجتہد العصر ۱۲ ۵۴ صلح از جرمن

مصرع . اول جشن فتح قیصر ہند
سنہ ۱۳۳۷ھ

مصرع جارج شہ ما فتح خداداد مبارک
سنہ ۱۹۱۹ع

مطلع غالب مرحوم باندک تصرف

بے نیازی حد سے گزری آہ قبلہ کبتلک
۱۰۲۴

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا
۸۹۵

سنہ ۱۹۱۹ع

مصرع از این دہر شد وائے دور خلافت
سنہ ۱۳۳۸ھ
۵۸۲
سنہ ۱۹۲۰ع

مصرع حاجیہ زائرہ خواہر برسید
سنہ ۱۳۳۸ھ

مطلع سلطنت ترکی

ابتداء و انتہا تاریخ ترکان رابدان
بدو عثمانیہ
سنہ ۶۸۹ھ
پس اضلال عثمانیہ خوان
سنہ ۱۳۳۸ھ

مصرع استاد - دہن سگ بلقمہ دوختہ به
سنہ ۱۳۲۶ھ

مصرع ہوا گرم موذی دمی از ہر دو دار
سنہ ۱۹۲۱ع

باب سوم
تواریخ انتقال

تاریخ انتقال نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم مخصّصے از لفظ
مغفرت یافتہ بود کہ ناگوار طبع شد بندۂ حسین نظم کردم

شکر حق ہوش امامت بھی ہیں حامی جعفر — دل شیطان لعین ہوگیا پارہ پارہ
پوچھا آصف نے نکیرین نے کتنے ہیں امام — کہا سردار نے ہر ایک سے بارہ بارہ

۲۶ ۳۰۴ ۹۵ ۱۲۲۶ ۶۰ ۲۰۵ ۲۰۱
سنہ ۱۲۱۲ھ

قطعہ

پنجشنبہ بست و ہفتم شوال ہر د — خسرو ناظم استقیم سخن ہائے انیس
کل فصیحان جہان بایستہ زبان میگویند — سید و ذاکر اولاد علی وائے انیس

سنہ ۱۲۹۱ھ

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ
۱۸۷۵ء

قطعہ

از نسل ملا ہاشم شیرازی نثار بود — استاد کل در مرثیہ گویان و شاگرد ضمیر
تاریخ سہ شنبہ نہم ماہ عزا رحلت نمود — وی مدح خوان سبط احمد آہ کامل فن دبیر

سنہ ۱۲۹۲ھ

قطعہ برائے طبیب نامی لکھنؤ

زچشم رخسار نشہ آخر کار	سرمایۂ عمر خویش با مرگ سپرد
درماہِ صیام با ہزاران آلام	فخرِ حکما ہائے محمدّ جی مرد ۱۳۱۴ھ

جنابِ سیّد احمد خان صاحب عارف جنگ سی ایس آئی بانی علیگڈھ کالج

بانیِ کالج علی گڈھ آہ	بستم وہشت مارچ شد ز جہان
چون فراموش باشد از دلِ قوم	غم جانکاہ سیّد احمد خان ۱۸۹۸ء

مطلع

زفوتِ آن مصلحِ قومی دل وجانم فسرد	بود بست وہشت مارچ سیّد احمد حیف مرد ۱۸۹۸ء

قطعہ

صائمہ مجید علی کی خادمہ بی دولتی	ہو گئیں ماہِ مبارک میں روان سوے جنان
مصرعِ تاریخ رحلت اسطرح موزون ہوا	شبِ[۱] نوین ساعت نوین ہائے مہینہ بھی نوان ۱۳۱۵ھ

پسرِ جوان و ناکدخدائے برادر سلطان میرزا صاحب دہلوی فرخ میرزا نام

(برائے کتبۂ قبر)

درین خلوت سرا در خواب نازست	سعیدِ خوش جمالے نامرادے
قلم بنگاشتہ بر لوحِ قبرش	مزارِ نوجوان فرخ نژادے ۱۳۱۶ھ

[۱] یعنی شب نہم ماہ صیام کہ ماہ نہم ست بنواختن سہ ساعت بالائے نیم شب کہ ساعت نہ بود ۱۱

میرزا راحت علی بیگ صاحب ناظر کلکٹری فتحگڈھ

درین دار محن راحت علی بیگ
شبِ ہشتم محرم آہ بودہ
سنہ ۱۳۱۸ھ

زوجع صدر تکلیفے کشیدند
بفردوس برین راحت گزیدند
سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعہ جناب امیر احمد صاحب امیر مینائی

مٹی پائی دکن مین جا کر
تھا کشور نظم تجھ سے آباد

اوس خاک کا تھا خمیر افسوس
سلطان سخن امیر افسوس
سنہ ۱۳۱۸ھ

تواریخ انتقال ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کوئن وکٹوریہ یکم شوال سنہ ۱۳۱۸ھ
بنواخت ہفت ساعت شش منٹ بعد غروب آفتاب

اُٹھا گیا سببِ موت فالجِ پیری
معظمہ ملکہ عادلہ خدا آگاہ
ہوئی ہمارے لیے شام عید ہجر کی رات
اِس انقلاب کا شاہد ہے مصرعِ تاریخ

فوری

کسی بشر کی نہ تدبیر کچھ چلی افسوس
صمیم قلب سے کرتے ہین ہم سبھی افسوس
بدل گئی غمِ جانکاہ سے خوشی افسوس
جنان مین قیصرہ نے شب کو عید کی افسوس
سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

شورلیست در ارض و سما نالا فتہ ہر شاہ و گدا
عیسی مسیحا بر فلک جعفر بگوید بر سماک

رفتہ ازین دارِ فنا ملکہ کوئن وکٹوریہ
شب بود و بست و دو سہ شنبہ جنوری در قیصرہ
سنہ ۱۹۰۱ع

سلہ وجع ہجر یک جسم ست گر بسلو ر(ن) ہم الم میلنڈ مثل جمعہ د لماہ دگلہ وغیرہم ۱۲

قطعہ تاریخ انتقال میر نفیس مرحوم

ذاکرِ شاہِ زمن سلطانِ اقلیمِ سخن	رفت از دارِ کثیف و یافتہ جائے نفیس
اے خوشا طالع کہ رضوان گفت تاریخِ ورود	رونقِ بزمِ ارم شد از قدمہائے نفیس

سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال زوجہ جناب ڈپٹی محمد یوسف صاحب

مشو رنجہ کہ آئینِ جہان اکثر چنین باشد	اگر ہمخوابہ و محبوبہ ات بگذشت دنیا را
دمی در قصۂ ہمنام خود غافل نمی بینی	فلک اے زود من یوسف جدا ساز د زلیخا را

سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ حضرت امیر عبدالرحمن خان بہادر

کانٹوں کو دیے خار تو پھولوں کو گل انصاف کیا
تھا گلشن سرحد کا چہکتا بلبل کابل دانا
ہر سال شہ ہند سے لاکھوں لے کر افسوس افسوس
عبدالرحمن خان امیر کابل گیتی سے گیا

سنہ ۱۹۰۱ء

قطعہ تاریخ خادمہ قدیمہ نرگس نام

آن جہاندیدہ ضعیفہ خادمہ بیمار زار	ما ماکہ دیرینہ روز ما برفتہ در جنان
بلبل طبعم بہ جیرش نالۂ سوزان کشید	نرگس بیمار پنہان شد ز گلزار جہان

سنہ ۱۳۱۹ھ

سال ۵۱ از معتبرین شنیدم کہ نام تاریخی جناب مرشدین فضلی خورشید علی بود ۱۲
۱۲۳۰

قطعہ تاریخ راجہ سید باقر علیخان صاحب آف کوٹاہہ

جب آیا حکم قضائے مبرم خیال عصیان سے دل تھا پرغم بر شہم
مدد کو آئے رسولؐ اکرم انہی بھی ہین ساتھ جو وصی ہین
یہی ہے تاریخ دیکھی ناظر ہوا ہے راجہ کا نام ظاہر
گئی ہے کیا پاک روح باقر ادھر محمدؐ اودھر علیؑ ہین
۱۳۱۶ھ

قطعہ انتقال

نہان ہین مہر و ماہ زمانہ سیاہ ہے
سایہ ہمارے سر سے بزرگون کا اٹھ گیا
پاکیزہ خو فرشتہ صفت موسوی نژاد
وہ ساتوین کی صبح کو یہ چودھوین کی شب
چھوٹی پھوپھی سے شہر عزا مین اجل ملی
۱۳۲۱ھ

جعفر کی آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین کدھر گئے
کل سرپرست اسفر خلد کر گئے
دو نور عین حضرت خیر البشر گئے
سینتیس دن مین دونون خجستہ سیر گئے
چھوٹے چچا صفر کے مہینہ مین مر گئے
۱۳۲۱ھ

جج پنشنر ہائیکورٹ

جانشین و پسر ثانی سید احمد
کلک جعفر پئے تاریخ وفاتش بنمود

روز آدینہ سفر کرد بحکم معبود
نہم ماہ صفر رحلت سید محمود
۱۳۲۱ھ

انتقال راجہ محمد امیر حسن خان

۵۸۲ ۱۳۲۱ھ

سنہ ۱۹۰۳ء

کیا سوال یہ رضوان سے آج جعفر نے — کہاں وہ مہر ریاست فلک اساس گئے
ملا جواب کہ غافل تجھے نہیں معلوم — امیر خلد مکین ہیں حسن کے پاس گئے
۱۳۲۱ھ

ایضاً

شیعہ و متقی و حاجی و زائر با فہم — قدردان شرفا اہل کرم پاک نژاد
سنہ ۱۳۲۱ھ — سنہ ۱۳۲۱ھ
رفتہ روز دوم از ماہ ربیع اول — در گلستان ارم راجہ محمود آباد
سنہ ۱۳۲۱ھ — سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ انتقال بلبل ہندوستان فصیح الملک نواب میرزا داغ دہلوی

داغ نواب میرزا دیکھا — اب ملاقات ظاہری ہوئی ختم
سنہ ۱۳۲۲ھ
چل بسا خوش بیان رنگین طبع — حاجی اردو کی شاعری ہوئی ختم
سنہ ۱۹۰۵ء

ایضاً

صد حیف یوم اربع و ذی حجہ ۱۳ بود — صاحب نصیب حاجی عالیمکان برفت
سنہ ۱۳۲۲ھ
ہندو و یہود بین و مسلمان فغان کنند — ہان بیمثال بلبل ہندوستان برفت
۵۰۳ ۵۶ — سنہ ۱۳۲۲ھ

۵۰۳
۱۹۰۵ء
۵۶
سنہ ۱۹۶۱

قطعہ فرمائشی

آن ہمہ طریق سید احمد نسل خیر المرسلین
وان سرپرست کالج شہر علیگڈھ بالیقین

رفتند در ماہِ ستمبر از جہانِ بے وفا
شیدائے خیر اندیش قوم آیوئے زین العابدین

سنہ ۱۹۰۵ء

سید ساکن کانپور

میانِ قبر ہراسان تھے زائر شبیر
مدد کو آگئے اُس تیرہ خاکدان میں علیؑ

وہ دونون خادم و مخدوم اکہان میں سُنو
علی کے پاس تصورِ علی جنان میں علی

سنہ ۱۳۲۳ھ

قطعہ فرمائشی انتقال میرزا وقار علی صاحب مرحوم

اینجا ز بحث و حجت ناحق چہ فائدہ
در بابِ عز و شان وصی نبی من

آنجا برو ز چشم حقیقت نگاہ کن
حق جو ببین بخلد وقارِ علیؑ من

سنہ ۱۳۲۴ھ

قطعہ تاریخ انتقال محمد ادریس وکیل پسر محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ذبیح تخلص

ذبیح خستہ جگر تھے وقت محمد اسمٰعیل
ہے اشکبار ہر کہ جان باختہ کا دل ٹوٹا

ہزار حیف کہ دنیا سے چل بسا ادریس
ضعیف باپ سے فرزند نوجوان چھوٹا

سنہ ۱۹۰۷ء

سلہ یکے از دوستان معزز کہ مورخ و شاعر فارسی اند فرمودہ بودند ــ وقارِ علی آہ از دہر رفتہ
سنہ ۱۳۲۴ھ
ازانجا کہ درین مصرعہ پہلوے ذم بود بطرز دیگر گفتم ۱۲

تاریخ وفات محسن الملک

(قطعہ ذو قافیتین)

مقبول کل مصالح کل تابع سید یکرنگ ۔۔۔ نسل پاک نبوی فخر زمن وائے برفت
۱۳۱۵ ف ۔۔۔ ۱۹۰۷ء
ذی کرم سید مامہدی علیخان نواب ۔۔۔ محسن الملک ازین دار کہن ہائے برفت
سمت ۱۹۶۴ ۔۔۔ ۱۳۲۵ھ

ملازم قدیم

ہر گلستان جہان میں بے ثبات آیا ایک پھول ۔۔۔ چل گئی باد خزان جس پر وہی مرجھا گیا
رات کو ہیبت کہے باعث وہ نمکخوار قدیم ۔۔۔ باغبان مجھو بکا ایک نہال گل کھا گیا
سنہ ۱۹۰۸ء

شاگرد برق

مشفق و مہربان کل احباب ۔۔۔ آن سخنگوے کہنہ سال بمرد
گفت تاریخ رحلتش جعفر ۔۔۔ ہائے صفا حسن علی جلال بمرد
سنہ ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ انتقال حضرت قیصر ایڈورڈ ہفتم

از گردش گردون دون منحوس گشتہ ذو ذنب ۔۔۔ صاحبقران ایڈورڈ ہفتم فخر اسکندر نماند
در دور تیم نام مستوی جعفر چنین تاریخ گفت ۔۔۔ از آمدن شب چہ بہ پیشش ملکی قیصر نماند
۱۹۱۰ء

سلـه در ایام سقوط جرمیہ نزدم جانہ سمت ۱۲

ایضاً

از قیصرِ[1] ما فلک چہ سرہنگی کرد | ہم طائرِ روح وے بد آہنگی کرد
۱۱۵۶ ۸۱۱
آن سینہ کہ عالمی دران می گنجید | اے وائے ز مہرِ یک نفس تنگی کرد
۲۴۴ ۱۱۶۶

سنہ ۱۹۱۱ء

تاریخ انتقال جناب شیخ محفوظ حسین صاحب والد جناب شیخ الطاف حسین صاحب

اَجَلٌ مَوْعُوْدٌ فِی لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ

سنہ ۱۳۲۸ھ

تھی لیل خمیس ساتوین ماہ صفر | دنیا سے گیا خادم شاہِ کونین
جعفر تاریخ و نام بھی لکھو صاف | ما بین لحد ہے آہ محفوظ حسین

سنہ ۱۹۱۰ء — سنہ ۱۳۲۸ھ

تَنَوَّرَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ

سنہ ۱۳۲۹ھ

محب آل یسین نسلِ تیمور | قدیم الوضع صافی دل نکو رائے
امین و منتظم سب بے لوث حاکم | شفیق من سکندر قدر صدر والے

سنہ ۱۳۲۹ھ

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

سنہ ۱۳۲۹ھ

در نوزدہ شوال و لیل جمعہ آن دانا فہیم | عیسیٰ نفس حاجی کعبہ یافتہ باغ نعیم[2]
گویند اہل لکھنؤ صبح و مسا در ہجر تش | عبد العزیز از دہر رفتہ آہ آن کامل حکیم

سنہ ۱۳۲۹ھ

[1] این تاریخ از کلام فیضی اخذ نمودہ ام ۱۲ [2] باغ موسومہ نعیم در لکھنؤ ہم ہست کہ دران دفن شدند ۱۲

قطعہ

پرسیدم از دل حال الطاف حسین — کان نکتہ سنج و ثانی عالی کجا
گفتا دل من در دسمبری و یک — ماضی بگشتہ در جہان حالی کجا
۱۹۱۴ء

قطعہ

تنگی دم سے شکستہ ہو گیا تار نفس — فروری انیسوین کو چل بسے محبوب ہند
شور ماتم ہی بپا کہتے ہیں جعفر خاص و عام — آہ فخر الملک سٹر گو کھلے محبوب ہند
۱۹۱۵ء

خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل

نسل انصار و محب اسلام — رفت ز ین سرو بپا شور و شین
گفتم از بہر وفات خواجہ — بزمین جائے غلام الثقلین
۱۹۱۵ء

رئیس دھرم پور ضلع بلند شہر

فیاض دل خجستہ سیر نیکخو رئیس — در سال حال رخت سفر بست زین جہان
تاریخ گفت جعفر احقر بعیسوی — عبد الشکور خان بشده راہی جنان
۱۹۱۵ء

رئیس کڑا مانک پور ضلع الہ آباد

مانند زیر آسمان تا دورہ ہشتاد و ہشت — پاکیزہ طینت صاف دل روشن خیال نیک ساز
در سال حال آن خان با دبیر سنج خوش شمر — سید فرید الدین احمد از جہان رفتند ہاے
۱۳۳۴ھ

قطعہ

نسلِ زیدی و شرف مقبولِ ربِ آلِ علی
سمبت ۱۹۷۲
اہلِ دین مومن مطیعِ شرعِ پاک از نقص و قبح
سنہ ۱۳۲۲

چاردہ ماہِ جمادِ آخرین آن نیک دل
۱۳۳۳ھ
سیدم صادق بجنت سلخ اپریل جمعہ صبح
سنہ ۱۹۱۵ء

وزیر جنگ انگلستان

غافل ذرا ہوشیار ہو کر دیدۂ عبرت سے دیکھ
بحرِ کفن پانی کی چادر قعرِ دریا گور ہے

نام و نشان سب مٹ گیا عالی ہمم وہ چل بسا
۱۳۳۴ھ
رکچنر کیسے ڈوبی قضا تاریخ ژوان میں شور ہے
۲۶۳
۲۱۸۹
۲۶۳
۱۹۱۶ء

فرمائش از لکھنؤ

عید کا چاند ہوا ماہِ عزائے شبیر
گر پڑا کوہِ الم شیشۂ دل ٹوٹ گیا

کیوں نہ ہوں میر علی مرتقی ہین گریان
پدرِ پیر سے فرزند جوان چھوٹ گیا
۱۳۳۴ھ

تج بشتر یافتہ

بدہ اپریل و نوزدہ پنج شنبہ
کہ ناگاہ رفتی سوئے اصل حاکم

زمانہ شناس و ادیب و متفنن
کرامت حسین ہائے اے نسلِ کاظم
۱۹۱۶ء

سید علی محمد صاحب عارف مرحوم

آلِ پاک نفیس و میر انیس
رونقِ بزمِ پنجتن نہ رہا

سینہ زن دستِ غم سے ہے جعفر
آہ وہ عارفِ سخن نہ رہا
۱۳۳۴ھ

مرزا محمد جعفر صاحب اوج

جعفر بہین اعزاز مداح شہنشاہ زمن — ہمراہ آن شاہ سخن چون ملائک فوج فوج
ماہ جمادِ آخرین بودہ شبِ بست و ششم — شد زیب ایوانِ ارم مرزا محمد جعفر اوج
۱۳۳۵ھ

نہال فاطمہ دختر سید تنظیم حسین صاحب

گلشن دنیا پےِ نخلِ قدش موزون نبود — زین سبب رفتہ بباغ خلد آل فاطمہ
حوریان گفتند تاریخ ورود دیدہ — درگلستانِ ارم موزون نہالِ فاطمہ
۱۳۳۶ھ

جناب سید عبداللہ صاحب عم جناب مولوی سید مقبول احمد صاحب

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى (وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)
۱۳۳۶ھ

ایضاً

در ربیعِ آخرین و سیزدہ یکشنبہ شب — عمِ مقبولِ خدا آگاہ اہل خلد شد
بہر تاریخِ وفاتش خامہ جعفر نگاشت — سیدِ علامہ عبداللہ اہلِ خلد شد
۱۳۳۶ھ

قتل شہنشاہِ روس

مظلوم و بیکس فرقہ ما یاد دارد تاکنون — ظلم و تحقیر آنچہ شد بہ تبریز با شہنشاہ طوس
عبرت فزا این سانحہ گشتہ کہ از ضرب تفنگ — وسطِ شنبہ شانزدہ جولائی قتل زار روس
۱۹۱۸ع

عاش شریفاً مات رشیداً

۱۹۱۸ء

آں ثنا خوانِ شاہِ تشنہ دہن
دست از زندگی کشیدہ ابوا
نوحہ خوان ست شرشیدہ گوئی
دل و جانِ سخن رشیداً بوا

۱۳۳۶ھ

ساکن شمس آباد

چاردہ پنجشنبہ ماہِ سوم
دفن شد تیز عقل ما قاضی
پسرش بر مزارِ او ذاکر
بنیام آہ ذو الفقار علی

۱۳۳۷ھ

آقائے صدر رحمہ

آں حجۃ الاسلام دآں عیسیٰ نفس معجز کلام
صدرِ التقیٰ کہف الورٰی عالیمکان آقائے صدر
رکنِ رکینِ مذہب شیعہ عراقی موسوی
ہمنامِ اسمعیل یکتائے زماں آقائے صدر
اعلم العلما مصطفےٰ افضل لفضلِ اقتدا
اتقیٰ اورع و اہتدیٰ فخرِ جہاں آقائے صدر
در شہر پنجم بست و دوم فروری و سیزدہ
رفتہ زارضِ کربلا سوئے جناں آقائے صدر
گفتند تاریخ ورودش قدسیانِ نہ فلک
سیدِ جنابِ مجتہد عرش آشیاں آقائے صدر

۵۸۳

۱۳۳۹ھ

۱۹۲۰ء

نا [illegible] ۱۲

سا ذاکر علی نام ۱۲

جناب راجہ درگا پرشاد صاحب مہر تعلقدار اودھ رئیس قصبہ سندیلہ

آن ضیابخش دیدۂ مردم	ہند را آفتاب روشن چہر
خوش خط و خوش کلام و خوش اخلاق	کس نبودہ چو او بزیر سپہر
گشت پنہان بست و سہ اپریل	درگا پرشاد راجہ صاحب مہر
گفت جعفر مقیم شمس آباد	بنڈیلہ بشد غروب مہر سنہ ۱۹۲۰ع

قطعہ

فقیہ و پیشنماز ابن میرزا ہادی	فدائے نام امام رضا مطیع خدا
یہاں سے عید کی تیسویں کو اے جعفر	رضا کے پاس جناں میں گئے، غلام رضا سنہ ۱۳۳۸ھ
بقید نام تھی حسن علی کی فرمائش	بغور دیکھ لیں تاریخ تخرجہ ہے نیا

قطعہ انتقال مسٹر گنگا دھر تلک

ہنگام شب بسی ام جولائی رفتہ ازجہان	سر دفتر قوم مرہٹہ بود او بے ریب و شک
گفتند دیساوان ہندی و مسیحی حاجیم	دل پاک فخر ملک محب ہے گنگا دھر تلک ۵۶ ۱۹۲۰ع سمبت ۱۹۷۷

قطعہ

بہ مشہور آقائے شریعت میرزائے من	علی را بندہ و مولائے فخر عالمان رازی
بحق واصل بشد امسال تاریخش بگو جعفر	جناں آباد باب علم فتح اللہ شیرازی ۱۳۳۹ھ

تاریخ انتقال پسر جوان و ناکتخدائے سید مفضل حسین صاحب ثابت

ازطرف و شان

ہوگیا ثابت پسر کے غم میں دہر اختر جب ۔۔۔ جب بندھا سہرا جنازہ پر تو میں دیوانہ تھا

دل جلی ماں تھی مفضل[1] کی وہاں یوں شکوہ سنج ۔۔۔ اے فلک کیا لائق شادی میرا دولھا نہ تھا

مصرع جناب ثابت باذکر تخرجہ

۱۳۴۰ − ۱ = ۱۳۳۹ھ

ایضاً

یوسف گل پیرہن آل رسول زمن ۔۔۔ سبز خط نوجوان جان و دل والدین

روز وفات علی شد ز جہان نامراد ۔۔۔ ماہ جبین و حسین ہائے مفضل حسین

۱۳۳۹ھ

ذوبحرین و ذوقافیتین فرمائش اخبار اثنا عشری دہلوی

نیک نیت نیک طینت نیک خصال نیک دل ۔۔۔ نوجوان آں ہم نصیب فاطمہ نسل نبی

وادریغا داغ فرقت بر دل شوہر بداد ۔۔۔ طبع گفتا شد بجنت زوجہ حاتم علی

۱۳۳۹ھ ۵۸۲

۱۹۲۱ء

قطعہ تاریخ وفات منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم

مطبع میں اودھ کے نوکر تھے خطاط تھے صاحب جوہر تھے ۔۔۔ جب سوئے عدم جمعہ کو گئے جولائی کی تھی نیند ھویں

احباب میں ہر دم صرف فغاں مصرع جعفر ورد زباں ۔۔۔ اعجاز رقم منشی تھے کامل آہ محمد شمس الدین

۱۹۲۱ء

[1] مفضل حسین نام مرحوم ۱۲

اپریل سنہ ۱۹۲۱ عیسوی

حال ولیم شہ مکار چہ عبرت افزاست
سنہ ۱۹۲۱ع

شد ازین دار جہان بانو با جاہ و داغ
سنہ ۱۹۲۱ع

مصرعی بر لب کسی بحروف مدار
سنہ ۱۳۳۹ھ

زوجۂ قیصر آوارہ وطن آہ دریغ
سنہ ۱۹۲۱ع

نواب بادشاہ دولہ صاحب رئیس کانپور

آہ غروب نجم وزارت
سنہ ۱۹۲۱ع

ایضاً

بر کش الف بہ تربت نواب کانپور
۱۳۴۰
سنہ ۱۳۳۹ھ

رئیس ضلع ایٹہ

حیف نامی چودھری صاحب عزیز اللہ خان
سنہ ۱۳۳۹ھ

بلرام پور

سرگ باشی نام راجہ بھگوتی پرشاد سنگھ
سنہ ۱۹۷۸

راجہ تصدق رسول خانصاحب تعلقہ دار اودھ

روز دوم ہشتم ماہ عزا

کرد جنان را بدل و جان قبول

گفت سخنور پئے سال وصال	وصل زحق راجہ تصدق رسول ۱۳۴۰ھ

ایضاً

بود از خاک الہ آباد فخر شاعران	صاحب ذوق سلیم آل رسول مشرقین
ساعت نہ روز جمعہ در شہر ماہ عزا	آہ مرد آن نکتہ سنج زندہ دل اہل یقین ۱۳۴۰ھ

ازین قبل شاعر دیگر کہ تحقیق معلوم نیست (غالباً فائق لکھنوی)
ہم از لفظ خاص تاریخ گفتہ بود

در معارف شیخ سعدی	کہ در دریائے معنی بود غواص
سوم شوال و روز جمعہ رحلت	بدان درگاہ رفت از روئے اخلاص
پئے پرسید سال فوت گفتم	زخاصان بود از آن تاریخ شد خاص ۶۹۱ھ

جعفر چنین عرض نمود در ۱۳۳۶ھ

شخصی ز لفظ خاص استخراج کردہ سال مرگ ۶۹۱	بر طبع نافہمش کنند دانا سے اصلی را خفیف ۱۳۳۶ھ
از بہر سعدی نکو یک مصرع تاریخ داد	در جمعہ و شوال گو اے بلبل شیراز حیف ۶۹۱ھ ۶۹۱ھ

نواب سید فضل علی خان بہادر وزیر ریاست لکھنؤ

مصرع ضیاء الملک عالی جاہ صد حیف
۱۲۴۵ھ

سال ہجرہ مستقل را یکعدد دگر فتہ ام ۱۲

ولیعہد بہادر ریاست رامپور
مصرع - پژمردہ شدہ گل ریاست ۱۲۸۹ھ
مطلع
شد شانزدہ پہ آئی جہاں صاف ضمیر ‖ تاریخ حسین ثم شد لب جنت دبیر ۱۲۸۲
ایضاً
ذاکر پہ بر وفا کر آل بشیر ‖ شاگرد ضمیر بنے گو آہ دبیر سنہ ۱۲۸۵ء
والد مرحوم مورخ
وحلوا اساور من فضۃ ۵ سنہ ۱۲۹۳ھ
مطلع
ماہ صفر کی بارھویں کو گئے مردوں جہاں ‖ نواب ضیاء الدین آل نبی جاہ عالیشان سنہ ۱۲۹۳ھ
والی رامپور
مصرع کلب علی خان حاجی نواب فردوس جنان سنہ ۱۳۰۴ھ

شاہ معزول ملک اودھ

مصرع - ظلِ حق واجد علی شہ در جنان زیبِ چمن

۱۸۸۷ء

مصرع - زوجۂ حق بین جعفر رونق افزا جنان

سنہ ۱۲۹۹ھ

ہمشیر عم زادِ مؤرخ

مصرع - رفت ازین دارِ کہن جانِ کنیز عباس

سنہ ۱۳۱۲ھ

والدہ مرحومہ مؤرخ

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

سنہ ۱۳۰۵ھ

مطلع بر قبر

جعفری بیگم رئیسہ یافتہ این خوابگاہ | بستم ماہِ محرم صبح شنبہ آہ آہ

سنہ ۱۳۰۵ھ

مصرع - پژمردہ دلم خواہر دل سوزم ہائے

۱۳۰۷ھ

عمہ صاحبہ

مصرع مرقدِ کلثوم بیگم حاجیہ ہم زائرہ

۱۳۰۷ھ

رئیس فرخ آباد

مصرع — انتقال ظفر حسین بگفت
سنہ ۱۰۹۰ع

مصرع — نوشاہ نامراد بُرار مان جوان حیف
سنہ ۱۳۱۰ھ

جناب بگو صاحب

مصرع — جلوہ افزائے ارم گردیدہ سید بو تراب
سنہ ۱۳۱۲ھ

رئیس فرخ آباد

مصرع — بہشت دارم رئیس ثانی
سنہ ۱۰۹۵ع

جناب مولوی جعفر علی صاحب مرحوم

۱ — وا حافظ وا قاری
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع — داخل جنت ہوا سلطان دین
سنہ ۱۳۱۴ھ

مصرع — حیف از جہاں برفت محمد وکیل
سنہ ۱۳۱۵ھ

مصرع	خواہر دلسوز ما حمد واے مُرد سنہ ۱۳۱۵ھ	
	نواب شجاعت علی خان بہادر مرحوم	
مصرع	شمع یکتائے لکھنؤ گل شد سنہ ۱۳۱۶ھ	
	برادر تسمہ زاد	
مصرع	حاجی آغا علی محمد میں سے گئے سنہ ۱۳۱۶ھ	
مصرع	گل ہوئی شمع وکالت خاک دامنگیر ہے ۱۸۹۹ء	
	جناب سید علی احمد صاحب	
مصرع	آفتاب شمس آل یاد آہ پنہان در زمین سنہ ۱۳۱۷ھ	
	نواب سید محمد علی خان مرحوم	
مصرع	نواب جنت میں بسے سری ہوئی ویران ہائے سنہ ۱۳۱۷ھ	
	زوجہ محمد یوسف صاحب	
مصرع	وہی وقت شمعیں ٹھنڈا نے کا بہانہ ہے سنہ ۱۳۱۸ھ	

مختار فرخ آباد

مصرع — جنت ہوئی سیرگاہ کرار حسین
۱۳۱۹ھ

حکیم فیض آباد

مصرع — عاجز از موت شدہ وائے شفاء الدولہ
۱۳۱۹ھ

پیری میں چھٹا جوان رعنا افسوس
۱۳۱۹ھ

فرخ آباد

مصرع — عباس حسن حکیم شاعر ہیہات
۱۳۲۱ھ

رامپور

مصرع — نواب ماجد علی خان صاحب فہیم آہ آہ
۱۳۲۱ھ

حکیم محمد یوسف صاحب کانپور

مصرع — رفت ابو یوسف سر طبیبان جہان
۱۳۲۲ھ

عمدہ نام مرحومہ بود

مصرع — کنیز عمدہ جدا شد ز نگاہ صوم ششم
۱۳۲۲ھ

زوجۂ جناب برادر صاحب

مصرع — فاتحہ کے واسطے محتاج ہے سلطان دلھن
۱۳۲۲ھ

رئیس لکھنو

مصرع — صد آہ میر محمد حسین خان صاحب
۱۳۲۲ھ

مصرع — غروب بدر حسن چودھوین برس ہوئے آہ
۱۹۰۵ء

لکھنو

مصرع — رئیس سید و شاعر علی میان صد ہائے
۱۳۲۲ھ

مصرع — در قصر علی بود قیام عابد ہمراہ حسین
۱۳۲۳ھ

مصرع — مصطفےٰ قبلۂ من مجتہد العصر کجا
۱۳۲۳ھ

مصرع — جنت مین ہین حضور[لہ] آرا بیگم
۱۹۰۶ء

مصرع — پھول تیجے مین کھلے کس شاخ گل کے آہ آہ
۱۳۲۳ ہجری

لہ لقب مرحومہ دختر جناب نواب بڈھن صاحب رئیس لکھنو۔

مصرع	اندھیرا ہو گیا گھر بن قمر بیگم کا چہلم ہے ۱۳۲۴ھ	
مصرع	حکیم فیض حسن پاس ابِ حسین کے ہے ۱۳۲۵ھ	
مصرع	ادریس مقیم گلشن جنت باد ۱۳۲۵ھ	
مصرع	اٹھے دنیا سے سید مہدی ہندی قیامت ہے ۱۳۲۵ھ	
	رام پور	
مصرع	نواب محمود علی خان آہ فخرِ دودمان ۱۹۰۹ء	
مصرع	نزد عیسیٰ قیصر ہندوستان برفت ۱۹۱۰ء	
مصرع	رئیس شہر دہلی بود سلطان میرزا سید ۱۳۲۸ھ	
مصرع	دل غم جانِ پدر یوسف ثانی افسوس ۱۳۲۸ھ	
	نتیجہ جنگ طرابلس	
	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۵ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۱۳۲۹ھ	
مصرع	ماہ صفر باد دم گشتہ زوالِ کمال[1] ۱۳۲۹ھ	

[1] سید مہدی علی کمال ولد سید ضامن علی جلال ۱۲

	شاعر فرخ آباد
مصرع	رفت طاہر علی بسوئے ارم ۱۳۲۹ھ
	والی دکن
مصرع	آہ افسوس نظام سادس ۱۳۲۹ھ
	رامپور
مصرع	سلطان ارم حسن علی خان نواب ۱۳۲۹ھ
	نواب جانی نام مرحوم بود
مصرع	بر فسردہ دل پدر این صدمۂ جانی رسید ۱۳۲۹ھ
مصرع	سید من سوئے ارم از مدد علی برفت ۱۳۲۹ھ
	خویش مولوی عبّاس حسین صاحب
مصرع	ہو گئے سید محمد راہی خلد بریں
	۱۳۲۹ھ

محمد محسن ذوالقدر بہادر

مصرع — شد خلد مکان آل محمد محسن
۱۳۳۰ھ

برادر سید اصغر جان فوٹو گرافر

مصرع — نقش تصویر ہین سید کہ مصوّر نہ رہا
۱۹۱۲ع

شاہزادہ لکھنؤ

مصرع — بشد فردوس منزل میرزا امجد علی امسال
۱۳۳۱ھ

مصرع — قوت بازوے ما مہدی برفتہ آہ آہ
۱۳۳۱ھ

زوجۂ برخوردار سلیمان حسین

مصرع — رشک بلقیس سبا شد ز سلیمن صد آہ
۱۳۳۱ھ

مالک اخبار امامیہ لکھنؤ

مصرع — عابد علی بہشت مین ہے مصطفےٰ کے پاس
۱۳۳۱ھ

دختر برادر مورّخ

مصرع — محرم ہشتم ادا جان عم جمعہ
۱۳۳۲ھ

مصرع رفتہ نزد بوحنیفہ وائے شبلی از جہان
۱۳۳۲ھ

رئیس کانپور

مصرع نواب ما والاحشم سید علی خان آہ آہ
۱۳۳۲ھ

رئیس کانپور میر نیاز حسین خان جاہ تخلص

مصرع بجنت رفت نواب فلک جاہ
۱۳۳۲ھ

خلف نواب محسن صاحب

مصرع نواب عالم شد ز عالم چارم شعبان بود
۱۳۳۲ھ

خلف مولوی سید محمد ہارون صاحب

مصرع بودہ چہ جوان خوب شبیر حسین
۱۳۳۲ھ

برادر کلاں مورخ

زینت بزم شہ کرب و بلا آہ بمرد
۱۳۳۲ھ

برادر جناب سید محمد ولی خان ملقب آغا نادر

سید و زائر آل طاہر مطلع ہائے زیب جد - آغا نادر
۱۲۵۷ھ سال ولادت
۱۳۳۲ھ

	مولوی فرمان علی صاحب	
مصرع	نیکدل پیرو فرمان علی شد از دہر ۱۳۳۲ھ	۲
	مولوی نامی لکھنؤ	
مصرع	حامی دین رضا علی صد آہ ۱۳۳۲ھ	
	وکیل خورجہ	
مصرع	شد در جنان باقر علی زینجا نومبر بست و پنج ۱۹۱۶ء	
مصرع	سہ غم دلسوز دعا الایک دل ہمشیرما[سلہ] ۱۹۱۶ء	
مصرع	جانباز حاجی آہ شیخ الہند محمود الحسن ۱۳۳۹ھ	
مصرع	جعفر علیخان راجۂ رشید ہوئے جنت مآب ۱۹۲۰ء	تسلیم راجہ پنڈراول
مصرع	نواب باقر علی خان در ارم آباد شد ۱۹۲۱ء	
مصرع	در ارم سید سادات محمد ہارون ۱۳۳۹ھ	
مصرع	ہمدم اہل ولا شیخ جمال الدین حیف ۱۳۳۹ھ	
مصرع	زیب جنان ہیں پاک لقب مرتضیٰ حسین ۱۹۲۱ء	

سلہ یعنی انتقال خورشید آرا بیگم ثریا بیگم دختران ناصر [illegible] انتقال نواب سکندر دولہ صاحب [illegible] سلطان بیگم

مطلع

بماہ فروری آں صاحب مطبع دل آگہ رعد | کانپور | بشد امسال مثل برق ایوا رحمۃ اللہ رعد

سنہ ۱۹۲۱ء

مصرع | بارحم شرف الدین جسٹس سید حسن در جنان

سنہ ۱۹۲۱ء

مارہرہ

مصرع | ہائے آل پاک حافظ اہلدین عبد الجلیل

سنہ ۱۳۳۹ھ

ایضاً

مصرع | از اہل خلد سید عبد الجلیل حافظ

سنہ ۱۹۲۱ء

رئیس کابل و اردو ہندوستان اعظم خان بہادر

مصرع | لحد طفیل خان اعظم حیف

سنہ ۱۹۲۱ء

سندیلہ

مصرع | زیب جنان ہے چودھری نصرت علی والاہم

سنہ ۱۳۳۹ھ

عالم جائسی

مصرع | سید مانکو سیر خلد مکین علی جواد

سنہ ۱۳۳۹ھ

ایضاً

مصرع | نسل علی مرتضیٰ آہ علی جواد من

سنہ ۱۹۲۰ء

حسب فرمایش اخبار اثنا عشری دهلی

روز شنبه هفتمین ماه دهم زد هر رفت | آن ضعیفه مومنه آل رسول مشرقین
فاتحه خوان ما بود در شیخ نبی اگر شاه گنج | قبر بزرگ ما ... ما در ... حسین

۳۰۱ ۳۲۹ ۳۰۰ ۲۲۵ ۲۲۹ ۱۲۰

سنه ۱۳۲۱ھ

ایضاً

شنبه بود یازده ماه دهم ... حسین | والد اکبر علی نزد شه حسین رفت
سال وفات سیدم جعفر شد دل گفت | سید ارم حسب حق الله ز حسین رفت

۶۷ ۲۷۱ ۵۰ ۱۱۵ ۴۴ ۱۷۷ ۶۰۰

سنه ...ھ

حسب فرمایش شیخ محمد ابراهیم صاحب چشتی اکبرآبادی

رفت و نوزده شوال دوشنبه از دهر | پیر و شیخ الله بخش حقیقت بین جنت
سالکان بو تسلیم و رضا می گویند | بجهم ابل ولا شیخ جمال الدین جنت

۵۹ ۶۳ ۹۱۰ ۶۳ ۹۵ ۹۸

سنه ۱۳۲۹ھ

فرمایش اخبار اثنا عشری دهلی

آن ضعیفه داغ فرقت داد در ذیقعده آه | صبر در این سانحه بر شوهرش مشکل بود
حاجیم گفتا پئے تاریخ و هم بهر دعا | زوجه سید علی شاه من جنان منزل بود

۳۱ ۶۳ ۱۱۰ ۹۵۱ ۱۰۴ ۱۲۰ ۱۲

سنه ۱۳۲۹ھ

سله شاه گنج محله اکبرآباد است ۱۲

تاریخ انتقال زوجۂ حاتم علی

نیک نیت نیک خصلت نیک طینت نیکدل
نوجوان آن ہم نصیب فاطمہ نسلِ نبی

وا دریغا داغ فرقت بر دلِ شوہر نہاد
طبع گفتا شد بجنت زوجۂ حاتم علی
۵۸۲ ۱۳۳۹ھ
سنہ ۱۹۲۱ء

مطلع

پژمردہ دل ہیں ہجر پسر میں رضا حسین
زیبِ جناں ہیں پاک لقب مرتضیٰ حسین
۱۹ ۱۰۴ ۶۵ ۱۵۵ ۷۸ ۱۵
سنہ ۱۹۲۱ء

اقتباس از دو آیۂ قرآنی

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ۔ اِنَّہٗ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۔
۳۱ ۵۶۶ ۹۰ ۲۵۳ ۶۶ ۵۶ ۲۵۸ ۲۰
سنہ ۱۳۴۰ھ

اَنَا رَاللّٰہُ بُرْہَانَہٗ
۵۸۱
سنہ ۱۹۲۱ء

مطلع

ببین بریدہ شاعر عطاسے راحم و مومن
گشتہ واصل اللہ اکبر بندۂ مومن
۷۲۷ ۱۳۷ ۹۹ ۲۲۳ ۶۱ ۱۳۶
سنہ ۱۳۴۰ھ

مطلع

نمودہ در نہ ماہِ ستمبر زندگی را قصر
بجودہ شاعر ہندوستان اکبر لسان العصر
۱۹ ۵۷ ۵۶۶ ۲۲۳ ۵۵۲
سنہ ۱۹۲۱ء

ایضاً

وفاکیش در عمر ہفتاد و پنج | روان شد باہ عزا از جہان
کنون ہست نزد جناب حسین | سخن سنج اکبر مقیم جنان

۸۲۳ ۱۲۳ ۱۹۰ ۱۰۴

سنہ ۱۳۲۰ھ

ایضاً

ز ششم ماہ عزا روز جمعہ صاف دل سید | ز بہان بین آل اکبر زیبا ایوان جنان گشتند

سنہ ۱۳۲۰ھ | سنہ ۱۳۲۰ھ

ہمانا سادس شہر عزا و عصر و ہم جمعہ | حق آگاہ آل طہ اکبرم زیب جنان گشتند

۹۷ ۱۲۵ ۵۰۵ ۶۰ ۶ ۳۲۰ ۶ ۴۵ ۱۱۸ | ۱۳۵ ۴۵ ۲۶۳ ۱۹ ۱۰۴ ۶۶۴

سنہ ۱۳۲۰ھ | سنہ ۱۳۲۰ھ

بپایان عیسی گردون نشین در طرز نو گفتہ | نہم ساعت نہم روز و نہم مہ از جہان گشتند

۱۰۴ ۱۵۰ ۲۸۰ ۳۱۰ ۲۰۴ ۲۱۶ ۵۶ ۵۰۱ | ۹۵ ۲۳۱ ۹۵ ۲۱۳ ۶ ۹۵ ۸۴۵ ۵۹ ۶۶۴

سنہ ۱۹۲۱ء | سنہ ۱۹۲۱ء

تاریخ انتقال نواب والا حسین خان عرف سلطان دولہ صاحب رئیس فرخ آباد از خامۂ نگش

شد در محرم نوزدہ یوم الخمیس | از لطف غفار دو عالم زیب خلد
گفتم تاریخ وفاتش حاجیا | سلطان دولہ در قدم زیب خلد

۱۵۰ ۴۵ ۴۹۲ ۱۹ ۲۳۴

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ انتقال شوکت جہان بیگم دختر عزیزی سید حسن سلمہ

بیست و چہارم شہر عزا و روز شنبہ | نہان شد وجہ شاہ حسین افسوس در تن
بمرگ دختر سید حسن گفتم چنین جعفر | حلیہ زیبا دان شوکت جہان بیگم جنان مسکن

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ انتقال نبو نقارچی

مطلع

سامان سب چھوڑا یہاں تنہا ہی سدھارا ہاں | تا | فرقتی نوبت بج گئی نبو کا نقارا کہاں
۲۲۰ ۴۵۷۰ ۴۰۵ ۸ ۲۱ ۲۵۲ ۴۶
سنہ ۱۳۴۰ھ

دو مرنے کی نوبت آ گئی نبو کا نقارہ کہاں
سنہ ۱۳۴۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال سید ظہور الحسن صاحب رئیس قصبہ بہانی حسب فرمائش عزیزی سید احمد حسین صاحب رئیس قصبہ بہانی محلہ نظام پور ضلع ہردوئی

یوم انتیس ماہ ستمبر بیست و نُہ | سید بجلد رفتہ و تازہ حیات یافتہ
در فرقت ظہور حسن حاجیا بگو | آن شیر دل رئیس بہانی وفات یافتہ
۵۱ ۵۴۲ ۲۸۰ ۶۸ ۹۶۸
۱۹۲۹ع

ایضاً

جعفر آل میر ظہور الحسن شنو | از بوالحسن چہ یوسف ثانی بیافتہ
در ماہ سنج و غم لطفیل حسن حسین | قصر جنان رئیس بہانی بیافتہ
۴۹۴ ۳۴۰ ۴۹۶
سنہ ۱۳۴۰ھ

حسب فرمائش مطبع اثنا عشری دہلی

محب آل عبا سید رفیع القدر | برفت دوم شہر صفر ز دار کہن
الٰہی از پئے ارواح چاردہ معصوم | عطا حسین مورخ بود جنان مسکن
سنہ ۱۳۴۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال جناب سید رضی الدین صاحب اعلی اللہ مقامہ ساکن جون پور

آل یٰسین افتخار جون پور	نایب صدر الواعظین زوار شاہ
سوم ماہ صفر رحلت نمود	مولوی قبلہ رضی الدین آہ
	سنہ ۱۳۴۱ھ

حسب فرمایش مطبع اثنا عشری دہلی

پنجم ماہ صفر وقت سحر	شور برپاست زمہ تا ماہی
عاشق شاہ نجف آل نبی	شد جہان شاہ جنت راہی
	۱۳۴۱ھ

تاریخ انتقال جناب سید حیدر مہدی صاحب المتخلص شمیم حسب فرمایش اخبار اثنا عشری

رئیس قصبہ جرول ملک سیرت فلک رفعت	سخن سنج و سخندان و سخن فہم و سخن پیرا
ازین کہنہ سرا آل نبی رخصت سفر بستہ	ہم اسم حیدر مہدی شمیم نکتہ یاب بولے
	سنہ ۱۳۴۱ھ

تاریخ انتقال مولوی احمد رضا صاحب خان علامہ ساکن بریلی حسب فرمایش جناب چودھری عبد الحمید خان صاحب رئیس قصبہ سہاور ضلع ایٹہ

قطعہ ذو قافیتین ذو بحرین ذو تاریخین

خان علامہ بزرگ باخدا و مولوی	مسلمون کے پیشوا و رہنما سر و خفی

ہاں صفر چھبیسویں جمعہ کے دن عیسیٰ نفس | واصل حق ہو گئے احمد رضا کیا متقی
۵۸۱ ۱۳۴۰
۵۸۱
سنہ ۱۹۲۱ء

قطعہ

بود بسلک قادریہ سالک این مقتدی | حاجی و قاری فاضل یکتا بزرگ با خدا
شد از جہان در ماہ اکتوبر بیست و ہشتمین | ممدوح عالم آہ مفتی مولوی احمد رضا
سنہ ۱۹۲۱ء

حسب فرمایش جناب شیخ ہدایت حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا کان پور

بنقل خلد آرام گاہ
سنہ ۱۳۴۰ھ

قطعہ تاریخ انتقال جناب مولوی سید مقبول احمد صاحب محدث و واعظ دہلوی

آن افتخار آل ہدیٰ رونق دہ بزم عزا | وان حامی دین صاحب تفسیر قرآن خوش بیان
اثنا عشر ماہ ربیع اولین یوم الاحد | مقبول احمد مولوی حاجی برفتہ در جنان
[illegible]
سنہ ۱۳۴۰ھ

حسب فرمایش اخبار اثنا عشری دہلی

آن بندۂ کاظم آل یسین | شاعر بود | نامی شاعر بود جاوید
اکنون شب چاردہ سوم ماہ | گفتم | در خلد برین ورود جاوید
۲۰۲ ۶۳۴ ۲۶۳ ۲۱۶ ۲۴
سنہ ۱۳۴۰ھ

ن آن بندۂ کاظم آن سخن سنج ○ بر چید ثمر ز شاخ امید ○ ن باغ

تاریخہای وفات جناب مولوی مقبول احمد صاحب مرحوم

از بہر عدو زبان آن تیز بیان — از ضم معقول بود سیف مسلول
تو میر و میرزده ہم اسم احمد — شد زیب ارم حدیث خوان مقبول

سنہ ۱۹۲۱ع

ایضاً

رونق دہ مجلس حسین مظلوم — مقبول احمد برفت از کہنہ سرائے
جستہ گفتم باتش ہجری سال — نایاب حدیث خوان ہندی بود آہ

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

لیا جو دل سے تیری وفات کو ملاح — اسی فہیم کا غم فرقہ ضعیفین ہے
سنہ ۱۳۴۰ھ — سنہ ۱۹۲۱ع

فصیح ذاکر مقبول احمد اشرف — جوان پنجتنی نجف شریف میں ہے

سنہ ۱۳۴۰ھ — ایضاً ۵۸۱ سنہ ۱۹۲۱ع — سنہ ۱۳۴۰ھ

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

منقوطہ

سنہ ۱۳۴۰ھ

ہجری شمار جستہ کل نفس را ۱۲۰ — پس بہ عداد ذائقۃ الموت کن نگاہ ۸۱۰ ۴۰۰

سنہ ۱۳۴۰ھ

وز بہر عیسوی ہمین طرز باز گو — مقبول روضہ خوان ابشد زین جہان آہ
۱۰۲ ۸۰۰ ۹۱۰ ۳۰۲ ۵۶

سنہ ۱۹۲۱ع

ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵

حسب فرمایش جناب نواب سید محمد جعفر علی خان
عرف جناب پیارے صاحب رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

ملخص از

انجمن آرای ناصری

باہتمام احقران انام مرزا صفدر حسین و ملا احمد حسن
مالکان پریس در ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ عیسوی

مطبوعہ ریاض المومنین پریس کاظمین لکھنؤ

عاجز کے کارخانہ میں قسم کا کام بکفایت طبع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلیّ العظیم وصلّی اللہ علی سیّدنا و نبینا محمد وآلہ الامیم اما بعد بخدمت جمیع ارباب عروض ولغت سید محمد جعفر علی خان متوطن شمس آباد ضلع فرخ آباد عرض کرتا ہی کہ تخیف نے محض براے سہولت ارباب فن خلاصہ انجمن آرای ناصری کر کے شامل جوہر التواریخ کر دیا ہی تا شائقین کو بعض تصرفات تخیف مین دقت واقع نہ ہو اور میرے شاہدین وہ خلاصہ پیش نظر ہو جائے۔

واللہ ولیّ التوفیق وھی اذمّۃ التّحقیق واللّٰہ قیق م

بسم الله الرحمن الرحیم

متعلقات جوهر التواریخ

آذر بفتح ذال معروفست و ارباب فرهنگ آن را دال غیر منقوطه دانند و مضموم خوانند
همانا چون فارسیان بر زبر دال نقطه می نهاده اند بعضی گمان کرده اند که
دال ذال ست صاحب جهانگیری گوید پیری از زند دشتیان که بتحقیق لغات
با من مصاحبت داشت و کتاب زند و پازند و دستا خوانده می شد
در کل لغات که لفظ آذر بود بدال و آن را هم مضموم میخوانده می گفته
درین کتاب آذر بدال منقوطه نهاده است و بعضی متوسطین در قوافی
قصاید بفتح قافیه کرده اند و مشهور شده است انوری گفته شعر

ساغرش پر باده روشن چنان آید بچشم ٭ کز میان آب روشن بر فروزی آذری

و دیگر نام فرشته ایست موکل بر خورشید و تدبیر مصالح روز آذر و ماه
آذر بدو متعلق ست و نام ماه نهم پارسی و روز نهم ازان ماه و پارسیان
رابعه و کواکب سبعه هفت آتشکده نامی بوده و هر یک را بستاره مخصوص
نسبت می داده اند و تفصیل آن قواعد در دبستان المذاهب
مبسوط است۔

ذ (صفحه ۲۱)

این حرف بدین ضابطه امتیاز کرده اند که اگر پیش او صحیح ساکن بود

مهمله خوانند و اگر صحیح متحرک یا حرف علت ساکن بود یا متحرک بود معجمه خوانند چنانکه خواجه نصیر الدین محمد طوسی رحمه الله تعالی نظم فرموده رباعی

آنانکه بپارسی سخن میرانند	در معرض دال ذال را ننشانند
ما قبل وی ار ساکن و جز وای بود	دال ست اگرنه ذال معجم خوانند

شرف الدین علی یزدی نیز گفته است ٭ در زبان پارسی فرق میان دال و ذال ٭ با تو گویم زانکه نزدیک افاضل مبهم است ٭ پیش از او در لفظ مفرد گر صحیح ساکن ست ٭ دال باشد ورنه باقی جمله ذال معجم ست ٭ لیکن اصح آنست که درین مقام مهمله و معجمه هر دو خوانند بلکه افصح پیش قدمای فرس مهمله است چنانکه الحال اهل ماوراء النهر استعمال می کنند و مولانا شرف الدین علی یزدی در حلل مطرز گفته که درین دو موضع اهل فارس بذال معجمه خوانند و اهالی ماوراء النهر بدال مهمله حتی لفظ گذشت و گذر و را نیز بدال مهمله استعمال کنند و وجه آن در لغت آذر مذکور خواهد شد که افصح بدال ست۔

گفتار (صفحه ۱۳)

هشت حرف در پارسی نیاید چنانکه از شرف الدین علی گذشته

هشت حرف ست آنکه اندر فارسی ناید همی ٭ تا نیاموزی نباشی اندرین
معنی معاف ٭ بشنو از من تا کدام ست آن حروف و یاد گیر ٭
ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف

آما بطریق ندرت آمده و همچنین بعضی لغات فارسی در خاتمه بیاید
که یکی ازین حروف هشتگانه دارد اما ظاهر مراد ایشان آنست که
در اصل لغت فرس نیامده و بعضی کلمات که آمده از استعمال
متاخرین عجم ست که بعرب مخلوط شده یا در اصل حرف دیگر بوده
و متاخرین بیکی ازین حروف هشتگانه بدل کرده استعمال کرده اند
و بعضی متتبعین گفته اند که های تازی و جیم تازی و فا نیز در لغت
اصل فرس نیامده و هر کلمه که یکی ازانها دراو باشد در اصل
لفظ دیگر بوده چنانکه در حرف معجمی گذشت و حق آنست که ذال معجمه
نیز نیامده بلکه دال مهمله بوده که معجمه می خوانند متاخرین عجم و
قاعده آینده محل تامل ست و غین معجمه نیز در فارسی کم آمده و اکثر
بجائے آن کاف فارسی آمده و در شرفنامه گوید که شش حرف در
ترکی نمی آید ثا خا دال ضاد عین فا۔

صفحه ۳۴ سطر آخر

و نوشتن طای خردک بر زای فارسی و مرکز دیگر بر کاف عجمی اختراع
متاخرین ست چه متقدمین برین دو حرف نیز سه نقطه میداده اند۔

صفحه ۳۵

دستور دانستنی ست که هر حرف بشابه ذات ست و هر یک از متحرک

وسکون وتشدید بمنزلهٔ حالی از حالات پس تحرک عبارت از متحرک بودن حرف ست بحرکتی از حرکات ثلثه که در عربی بفتحه وکسره وضمه تعبیر کرده شوند و در فارسی بزبر وزیر وپیش بدین جهت که در ایام سلف وقت ضرورت حرف مفتوح را نقطه برزبر وحرف مکسور را نقطه درزیر وحرف مضموم را نقطه درپیش آن از شنگرف یا رنگ دیگر که مغائر رنگ حرف بود میدادند تا اینکه خلیل ابن احمد عروضی برای هر حرکت نشانی بجاے همان نقاط باین صورت ـَـ ـِـ ـُـ مقرر کرد پس هر واحد ازین نشانها باسم محل خود موسوم ومشهور گشت ونشان حرکت پیش را مثل نشان زبر بالای حرف نوشتن اختراع متاخرین ست۔

(از انجمن آرای ناصری)

صفحه ۱۹

باید دانست که در محاضرات الاوایل شمس المعارف آورده که اول چیزی که برآدم پیغمبر نازل شد حروف هجا بوده وگفته که ابی ذرؓ از حضرت رسول صلی اللہ علیه وآله وسلم سوال کرد که برآدم چه کتابی نازل شده فرمود کتاب معجم ا ب ت ث ج پرسید ابی ذرؓ که کتاب معجم چند حرف بوده فرمود بست ونه حرف ابی ذرؓ گفت بیست وهشت حرف می شمارند غضب فرمود حضرت رسول صلی الله

علیه وآله وسلم قسم خورد که بالام الف بیست و نه حرف در صحیفه
با هفتاد و هزار ملک بآدم نازل شد و هرکس که لام الف را داخل حرف
نه شمارد ایمان نیاورده کافرست و درین باب تاکید بلیغی فرموده ۱۲
و در عیون اخبار الرضا علیه السلام در احتجاج با عمران صیابی و فرزانهٔ
فارسی آمده که حضرت رضا علیه السلام از پارسی پرسیدند که پارسیان
شما چند حرف مخصوص دارند عرض کرد چهار حرف پ و چ
و ژ و گ آن حضرت فرمود پنج حرف ست یکی دیگر قافی ست که
درمیانهٔ قاف و خا تکلم بدان می نمایند و موید پارسی تصدیق بآن کرد
اکنون این قاف که درمیانهٔ قاف و خا بآن تکلم می شود دیده رست
در شیراز و یزد بیشتر از سائر بلاد متعارف ست حروف هجا
به بست و هشت حرف معروف شده چنانکه در عیون آمده که امام
علیه السلام بآن فارسی فرمود که چون پنج حرف خاصه شما پارسیان
به بست و هشت حرف ما افزاید حروف سی و سه می شود ۱۲ انتهی کلامه

تمت

مصادر حروفِ فارسی

الف آ	با	تا	جا	چا	خا
آراستن افراختن	باختن	تاختن	جستن	چربیدن	خاریدن
دا	را	زا	ژا	سا	شا
دادن	راندن	زادن	ژولیدن	ساختن	شایستن
غا	فا	کا	گا	لا	ما
غنودن	فرستادن	کاستن	گداختن	لاییدن	مالیدن
نا	وا	ہا	یا		
نشستن	واخیدن	ہراسیدن	یافتن		

جو حروفِ عربی فارسی مین نہین آتے

ثا	حا	ذا	صا	ضا	طا	ظا	عا	قا
ث	ح	ذ	ص	ض	ط	ظ	ع	ق

ان نو حرفون مین سے کوئی حرف مین نے فارسی مین نہین دیکھا کہ ابتدا یا انتہا مین آیا ہو یہان تک کہ مصادر جعلی مین بھی نہین دیکھا پس گذشتن یا تو گزشتن زائے معجمہ سے یا گدشتن دال مہملہ سے ہے دال مہملہ زائے معجمہ سے تبدیل ہو جاتا ہے جس طرح (سرخ مرد) سے (سُرخ مرز) ہندی لال چولائی لطف یہ ہے کہ اہل فرہنگ قواعد مین لکھتے ہین کہ ذال معجمہ فارسی مین نہین ہے مگر لغات مین گذشتن گذرگاہ وغیرہ ذال معجمہ سے لکھتے ہین افسوس ہے کہ ہمارے علما منقولات مین بھی عقل کو دخل نہین دیتے ۱۲

خواجه نصیر الدین طوسی علیه الرحمة

در زبان پارسی فرق میان دال و ذال ... با تو گویم زانکه نزدیک افاضل مبهم است
پیش ازو در لفظ مفرد گر صحیح ساکن است ... دال باشد ورنه باقی جمله ذال معجم است

اسی قاعدہ مین صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری تامل کر رہا ہے وحق بجانب اوست ۱۲
شعرا کو موقع مل گیا میدان شاعری مین خوب گھوڑے دوڑا لیے ۱۲
حکیم سنائی لفظ تعویذ را با لفظ تمهید و عید و امیر خسرو لفظ نفاذ را با شاد و امثال آن نظم کردند

درین زمانه که دیوار ضعیفی مردم ... همه سلاح ز لاحول وارد و تعویذ
بسم الله آنچه خواهی پیش تو خسرو اینکه ... فرمان دوستان را بر جان نفاذ باشد

خاقانی در تحفة العراقین گفته

تب لرزه و صرع آسمان دید ... از تو فیض و نعش بساخت تعویذ

(از مفتاح التواریخ) خواجه حافظ در وفات خواجه قوام الدین گفته

اعظم قوام دولت و دین آنکه بر درش ... از بهر خاک بوس نمودی فلک سجود
با آن وجود و با عظمت زیر خاک رفت ... در نصف ماه ذیقعده از عرصه وجود
تا کس امید جود ندارد دگر ز کس ... آمد حروف سال وفاتش امید جود
سنہ ۷۶۴ھ

انوری نیز گفته

دست بیضا چون ید بیضا نمود ... کس چو تو سخی همت نخواهد شد

از جود تو بر جہان جہانی افزود | گو قافیہ وال نہے عالم جہ د

شخصے دیگر مے گوید

بردال محمد چو نہی یک نقطہ | تاریخ وفات نجم دین خواجہ علیست

شیخ بدیع الدین سہارن پوری کہ از مریدان شیخ احمد شیر سرہندی بود در سنہ ۱۰۴۲ھ انتقال نمود و شاعری گفتہ

شمع مزار او ہمہ نور غفور باد | دلہائے زائران ورش غرق نور باد
تاریخ رحلتش چو ز ہاتف سوال کرد | قطب جہان گذشت ز عالم جواب داد
سنہ ۱۰۴۲ھ

از کتاب مرقع ادب جمع کردہ منشی صفدر علی صاحب صفدر مرزاپوری مطبوعہ مطبع اسرار کریمی الہ آباد تحقیق لفظ گذشتن و گزشتن

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مین نے بھی گذشتہ گلدستے کے واسطے صفحہ ۱

ایضاً صفحہ ۱ واسطے گذارش کی ہے او از ذال معجمہ

مولانا ابوالکلام آزاد دھلوی اڈیٹر الہلال صفحہ ۵۵ گزشتہ کانفرنس مین زای معجمہ

منشی حمید اللہ احمد صاحب اعظم گڈھی صفحہ ۶۶ گذاشتنی ہے ذال معجمہ

مولوی مظہر الحسن صاحب مظہر مرادآبادی صفحہ ۵۴ آپ سرگزشت بلاکشان مین زای معجمہ

خواجہ قمر الدین خان صاحب راقم دھلوی نبیرہ غالب صفحہ ۹ گزارش ہے زای معجمہ

مصباح السنۃ مشرقیہ سید احمد حسین صاحب بیرکی صفحہ ۱۰۳ ادیب گزشتہ مین زای معجمہ

مسٹر ام محمد ی قادری الاقتصادی صفحہ ۱۳۲ آپکے گزشتہ خطوں کا قابل زای معجمہ

جناب مولانا سید علی حیدر صاحب طباطبائی نظم لکھنوی پروفیسر کالج نظام دکن حیدرآباد صفحہ ۱۷۶ التسلیمات آنجناب کے بعد گزارش ہے زاے معجمہ ایضاً صفحہ ۱۷۶ گذارش وسلام کے بعد ذال معجمہ

جناب مولوی سید نواب علی صاحب نواب نیتنوی ایم۔ اے۔ پروفیسر بروده کالج صفحہ ۱۸۷ گزشتہ انوار کے مشاعرے کی کیفیت زای معجمہ

(دو اقتباس) یعنی منشی صفدر علی صاحب کا خط دیگر اکبرآبادی کے نام صفحہ ۲۰۸ گزشتہ صحبتین زاے معجمہ

نزد جعفر در گزشتن زاے معجمہ باید چنانچہ گفتہ ام

ہزار شکر کہ در سال پنجمین گردید	بدہر صلح ز جرمن بجون و بستم ہشت ۲۱۱ ۱۲۸ ۶ ۲۹۳ ۶۱ ۶ ۵۰۲ ۶۰۵ ۱۹۱۹
نجات یافتہ یورپ ز رستخیز عظیم	رسیدہ بود بلای ولی بخیر گزشت ۲۷۹ ۱۲ ۴۳ ۴۶ ۶۱۲ ۹۲۷ ۱۹۱۹

اقتباس نوازشنامہ جناب مولوی محمد نجم الغنی صاحب رامپوری

از ریاست اچھوتانہ اودے پور میواڑ مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ عیسوی

خان آرزو در مثمر الفوائد میگوید کہ ذال معجمہ گمان دارم کہ در فارسی نباشد چہ تلفظ آن بمخرج جیکہ ہست درین یوم دیر نیست چنانچہ محاورات ایران و توران حال گواه است و ہیچ یک ازین مردم تلفظ ذال معجمہ بمخرجی کہ غیران او اکنند نمی توانند کرد وانچہ از تلفظ ایشان ظاہر می شود زاے معجمہ است وشاید در اصل ہمان زاے معجمہ

بود کہ نقطہ نزدیک بران نوشتہ اند و بسبب اتصال آن دال
فہمیدہ اند و چون ہنگام تلفظ زاے معجمہ شنیدند آن را ذال معجمہ
خیال کردہ اند و این اگرچہ خلاف جمہور علماء و اہل لغت و ارباب قافیہ
فارسی ست لیکن چہ کنم کہ بر من ثابت شدہ ۱۲

عبارت کتاب نکات غالب مطبوعۂ نظامی پریس بدایون خواجہ
نصیر الدین طوسی آٹھ حرف کا زبان فارسی مین آنا لکھتے ہین اور
ذال نقطہ دار کا ذکر نہین کرتے۔ الا کوئی لغت فارسی ایسا نہین معلوم
ہوتا جسمین ذال ہو گذاشتن گزشتن پذیرفتن سب زے سے ہے فقط

انتخاب از ملخص منشی امیر اللہ صاحب تسلیم سہسوانی

۱ ـ سال تاریخ فوت شاہجہان | (رضی اللہ گفت اشرف خان) صفحہ ۲۱ سطر ۱۱

۱۰۷۶ھ

۲ ـ مسجد شاہجہان قبلۂ حاجات آمد۔ صفحہ ۲۱ - حاشیہ

۱۰۶۶ھ

۳ فیضی ـ عقل تاریخ وفاتش بہ دو طور ... شہنشاہ ... نوشت) صفحہ ۲۶ سطر

۹۸۰ھ

۴ رند لکھنوی ـ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری شمرد۔ صفحہ ۲۶ - سطر ۲۰

۱۲۵۳ھ

۴/۲ تسلیم سہسوانی ـ ہجر بیت باشند و فصلی بضابطہ ؛

برچاہ باولی شدہ تیار مسجدے ؛ صفحہ ۱۹۔

۱۲۹۶ھ

۵ تسلیم سہسوانی ـ کہ خان احمد علی شد برون ز افغانان صفحہ ۳۴ - سطر ۹ و ۱۰

۸۱۳ ۱۱۸۳

کنون بجائش محمد سعید خان آمد

۸۸۶

۶ ذہنی یزدی ملک الشعرا ـ پیامبر ہمعہد و جبرئیل است۔ صفحہ ۳۶ سطر ۳

۲۵۵ ۲۵۵

میان شان اتحاد ازین قبیل است

۷۔ نواب حسن علیخان اثر ـ مژدہ باد اخو دبدولت آمدند۔ صفحہ ۳۶

۱۲۱۶ھ

۸۔ کلیم ـ بنوشت کلیم ۱۱ مدہ فتح از پے فتح۔ صفحہ ۳۶

۱۲۰۱ھ

۹۔ تسلیم سہسوانی ـ بمدوہ تسلیم گفتم بسال ؛

دکنہ اامد بصورت کردہ نقشبند صفحہ ۳۷ - سطر ۱۵ - ۱۷ -

۱۲۷۹ھ

سطر ۵ افغانان = ۱۱۸۳

خان احمد علی $\frac{۸۱۳}{۳۷۰}$

سطر ۵ محمد سعید خان $\frac{۸۸۶}{۱۲۵۶ھ}$ تاریخ سطر ۹

سطر ۳ تاریخ ولادت فرزند آرام ۱۲

۱۰ حکیم کاشی سلطنت سے وارث ملک سلیمان آمدہ ۔ صفحہ ۳۹ ۔ سطر ۱۸
۱۰۳۶ھ

۱۱ محمد عاکف ۔ جعل جنت مثواہ ۔ صفحہ ۴۱ ۔ سطر ۱۲
۱۱۰۸ھ

۱۲ ۔ مولوی فائق سے (تاریخ) خزینۃ الاصول راست) صفحہ ۴۱ ۔ سطر ۱۸
۱۲۲۵ھ

۱۳ ۔ فائق سے (تاریخ گفت حصر کہ) قد قامت الصلوٰت ۔ صفحہ ۴۲ سطر ۳
۱۲۰۲ھ

۱۴ ۔ آل محمد مارہروی سے (من ہاتف سمعت) ققد قامت الصلوات صفحہ ۴۲ سطر ۱۱
۱۲۶۴ھ

۱۵ ۔ شیخ مہدی علی ذکی مراد آبادی ۔ متوجہ الی الکعبۃ الشریفہ ۔ ۱۲۴۹ھ صفحہ ۴۲ سطر
۳۵۴ ۴۱ ۱۲۸ ۶۲۶

۱۶ ۔ ذکی مراد آبادی سے ہذہ قبلتی (بگفت سروش) صفحہ ۴۵ ۔ سطر ۱۹ ۔
۱۲۴۲ھ

۱۷ مرسل اکرم حجت اللہ ۔ صفحہ ۴۶ ۔ سطر ۶
۱۰۶۸ھ

۱۸ ۔ یکے از امرائے اکبری (قطعہ تاریخیہ) صادق النوبت صفحہ ۴۶ سطر ۱۰
۱۰۳۴ھ

۱۹ ۔ منشی امیر احمد صاحب مینائی ۔ مراۃ الغیب صفحہ ۴۶ ۔ سطر آخر ۔
۱۲۸۹ھ

۲۰ ایضاً ۔ درۃ الانتخاب ۔ صفحہ ۴۷ ۔ سطر ۱
۱۲۹۴ھ

۲۱ ۔ اسیر لکھنوی ۔ اللہم احفظ من البلیۃ ۔ صفحہ ۴۷ ۔ سطر ۳
۱۲۶۲ھ ۶۸

۲۲ منشی اسمٰعیل حسین صاحب منیر سے بہشت عہد زہے قبر حجۃ الاسلام صفحہ ۴۸ سطر ۵
۱۲۸۹ھ ۱۶

سلہ تاریخ جلوس شاہجہان بادشاہ ۱۲ سلہ تاریخ مسجد نواب آصف الدولہ ۱۲ سلہ منتخب التواریخ مصنفہ مولانا عبد القادر بدایونی اکبر شاہی ۱۲ سلہ تاریخ صحت امداد حسین خان امین الدولہ ۱۲

۲۳/۱ از شاعرے در وفات میر یحییٰ کاشی سے احیا از سخن چو کرد یحییٰ جان او صفحہ ۵۱ سطر ۱
۲۸ ۱۰۶۴ھ ۲۰

۲۳/۲ مولانا محمد سعید شمس العلماء حسرت سے (رکن) سپہر شد بار زلال وصال وست صفحہ ۵۱ سطر حاشیہ
۱۲۸۳ھ ۴۴

۲۳/۳ سے چار عناصر خزائن الاسرار - دانا - اشتار - اولیک صفحہ ۵۱ سطر حاشیہ
۶۶ ۳۳۳ ۵۳ ۱۳۰۰ھ

۲۳/۴ نعمت خان عالی سے نحوہ جا انبر کردانیجا التقار ساکین - صفحہ ۵۱
۵۳۲ ۱۰۹۸ھ

پور شہامن بیشار صفحہ ۵۱
۳۱۲ ۱۱۲۳ھ

۲۴ شاہ بہار الدین عرف حبیب اللہ شاہ بشیر سے عجب لکھی گئی تو شیخ اندو معلے کی صفحہ ۵۳ سطر ۱۸
۱۵۰ ۱۲۹۵ھ ۲۰

۲۵ ملا محتشم کاشی سے بے دانائے ورا و علم و تحصیل صفحہ ۵۵ سطر ۱
۹۸۴ھ ۷۶

۲۶ باقر گیلانی در نعت سے حیات ندیی ہمہ ارباب جاہ و عمل عالیہ صفحہ ۶۲ سطر ۸
۱۰۴۸ھ ۷۴

۲۷ آقا طہماسپ سے بجز امید کہ شد دیگر رسمی نائب سلطان صفحہ ۶۴ سطر ۲۰
۱۰۴۳ھ ۲۵

درین دولت کہ ارسپ جاودان باد از وجود او
۱۰۴۳ھ ۲۰

۲۸ آقا طہماسپ سے بصد تزئین بلوح کل شاہ رقم دیدم قران مہر و ماہ صفحہ ۶۵ سطر ۱۷
۱۰۴۳ھ ۱۰۴۳ھ

۲۹ شیخ مہدی علی ذکی مراد آبادی سے وسیلہ نیک تربیت جوہر فہیم الدہر صفحہ ۶ سطر ۱۰
۱۲۴۶ھ

ازان حساب بجدی کہ سالک دُر پنہ شار
۲۰ ۱۲۳
۱۲۴۶ھ

سلہ تاریخ شادی دارا شکوہ ۱۲ سکہ تاریخ شادی شاہزادہ دارا شکوہ قران مہر و ماہ کہ محاق گفتہ می بود منحوس ست ۱۲ سکہ تاریخ جلوس حکیم مہدی مصرع اول منقوطہ ۶۲۳ غیر منقوطہ کل ۱۲۴۶ھ مصرعہ دوم منقوطہ ۶۲۳ غیر منقوطہ ۶۲۳ کل ۱۲۴۶ھ ۱۲

۳۰ ذکی سلہ ہر کہ می دارد سند سازد با وفات جہان صفحہ ۷۶ سطر ۱۵

۳۲ - جلال لکھنوی سے سراپا بے مثل مطبوع شد صفحہ ۷۶ سطر ۱
۱۲۴۴ھ

سے بوئے گلزار داغ آئی آج - صفحہ ۷۶ سطر ۳
۲۶۴ ۱۲۷۷ھ

سے مثنوی چہ بے مثال و عجیب - صفحہ ۷۷ سطر آخر
۱۸ ۱۲۹۶ھ ۱۱

۳۲ - تسلیم سہسوانی - فقرات نثر رعنائی مجلس صولت کامگاری صفحہ ۱۰۳ سطر ۱۴
۶۱۶ ۱۲۹۸ھ

یحیی بیدل حاتم بعہد - صفحہ ۱۰۴ - سطر ۱۲ -
۳۴۱ ۱۲۹۲ھ

۳۳ - مرات الخیال - خلاصۃ الحساب صفحہ سطر
۱۸ ۹۲ ۱۲ ھ ۵۲
۱۰۲ ۷۲۶ ۶۶۲ ۹۴۱

۳۴ - مسجد فتح پور سیکری سے بیت معمور آمدہ از آسمان صفحہ سطر
۱۲۸ ۱۳ ۹۷۹ ۱۵۲

۳۵ - خواجہ حسن ہروی سے کس نیارد بہ بیہ زین اگر دارد کسے صفحہ ۴۸
ہر کہ آرد گوییا چیزے کہ دارد گو بیار -
۹۶۳ ۲۵

۳۶ - تسلیم سہسوانی سے شد بجنت در دلم قدسی تاریخ گشت صفحہ ۸۳ سطر ۱۳
سلہ ۲۵ ۵

سلہ تاریخ جلوس نواب ناصر الدولہ آصف جاہ والی دکن منقوطہ ۶۲۲ غیر منقوطہ ۶۲۲
کل ۱۲۴۴ھ سلہ از شیخ بہاء الدین آملی ۱۲ سلہ بغیر ضرورت تاریخی ہم سن را
بغیر ہائے ہوز ترکیب فارسی دادند ۱۲

انتخاب از کلیات جناب مفتی سید اسمعیل حسین صاحب منیر مرحوم

دیوان اول

منتخب العالم

۱۲۶۴ھ

(۳۱۲) آمیت رحمت معبود جہاں آیا آج
۱۲۵۶ھ

(۳۱۴) بہشت ہشتم [illegible] سے ہیں نکلا
۱۲۶۰ھ

(۳۱۵) آئی ہندوستان میں تسنیم سیا
۱۲۶۱ھ

(۳۱۵) آئی نہر پاک جنت باغ میں
۲۵ [illegible]

(۳۱۷) نور کی کنگھی سے ہوا باہم بگڑا نور کا
۱۲۶۳ھ

( ) ہیں [illegible] دیوان رشک شاعران
۱۲۶۳ھ

(۳۲۰) سایا ہے نعل کا سے دولت جہاں پیوند
۱۲۶۳ھ

(۳۲۲) [illegible] اول شہر [illegible] اقبال
۱۲۶۳ھ

(۳۲۲) ثانی بلقیس و دلہن دولھا سلیمان [illegible]
۱۲۶۳ھ

(۳۲۷) ابن ماہ منیر ہست کہ دیوان منیر
۲۵ ۱۲۶۴ھ

دیوان دوم

منور الاشعار

۱۲۶۹ھ

(۵۹۲) جاودان بیت سلیمان سے کشتہ بارگاہ
۱۲۶۳ھ

(۵۹۳) [illegible] مثنوی نایاب
۱۲۶۶ھ

(۵۹۴) دیوان گلستان فصاحت دیکھو
۱۲۵۶ھ

(۵۹۳) طوطی ہندوستانی شکر افشان ہو گئی

ف از کلیات [illegible] ۱۲۶۴ھ

سلسلہ کلام [illegible] مرحوم ۱۱ سلسلہ دیوان اول [illegible] غزل خوانیاں کرے + طوطی حضرت [illegible] بولتا ہوا ۱۲

(٥٩٥) شل گو گل ابھی پہونچی صبا فردوس میں ١٢٧١ھ	(٥٩٦) وارث علم پیمبر اوج ایمان ہاے [illegible] ١٢٤٥ھ
(٤٨٥) نزد زہرا الجنان در رفت آہ ١٢٦٠ھ	(٤٨٦) روضۃ الاحکام دین کا آہ طوطی کیا ہے ١٢٧٣ھ ٢٧

دیوان سوم

(٤٨٣) زر لفت کا لبادہ زر عطا کیا نذر نسیم منیر
١٢٧٢ھ ١٢٩٠ھ

(٤٨٩) منیر گفت دو سال مسیحی و ہجری	ضیای مشتری نیک و اوج بخت لے سال ١٢٧٣ھ ١٨٥٧ع

(٤٨٩) خورشید مشرق زمن بدر بخت ہند
١٨٥٧ع ١٢٧٣ھ ١٨٥٧ع

(٤٨٦) تاریخ ماتم تو بنوشت منیر	اے عیسی ایمان شریعت ہے ہے ١٢٧٣ھ
٤٩٠- اب خفقان غم سے نصیب ہوئی ١٢٧٤ھ ٢١	٤٩٦- معلی دین بحر عالی عصمت ١٢٧٥ھ
٥٠٠- ہوا ہے مسکن جلوہ کنار حور جنت میں ١٢٧٩ھ	٥٠٧- انگشتر زمرد پاکیزہ آئی آج ١٢٨٣ھ ١١
٥٠٩- صحبت پنجتن مبارک ہے ١٢٨٣ھ	٥١٥- دین پناہ و صالح وزوار امیر المتقی ١٢٨٣ھ
٥١٦- یہ بیٹھا ہوا یہ زیبا ہاتھ ١٢٨٥ھ ٣١١	٥٢٤- آج کیا حسن ہے زہرا سے قرآن آفتاب ١٢٩٠ھ
٥٣٤- بہشت عہد نبی ہے قبر حجۃ الاسلام ١٢٨٥ھ ١٩	٥٢٦- مسند آرائے بیان جان سخن دولہ بنا ١٢٩١ھ ٢٥
٥٤٩- چھٹی کمال شکوہ شہانہ سے آئی ١٢٩٢ھ ٢١	٥٥٠- ان نیے سر سے چمکا ہے ستارا ہند کا ١٢٩٢ھ
٥٥٧- عروس صالح بخشش علی نواب لے کو ١٢٩٢ھ	٥٩٥- خلعت اقبال بابا واہ وا ١٢٧٥

لہ این تاریخ انتقال جناب غفرانمآب مولوی سید دلدار علی صاحب مجتہد العصر ۱۲ لہ تاریخ انتقال جناب سید العلماء سید حسین صاحب عرف سید صاحب قبلہ

انتخاب از کلیات شیخ امام بخش صاحب ناسخ مرحوم

۳۷۶- ہست این نوع سر ڈکن جادۂ رد ایمان ۱۲۵۳ھ	۳۸۰- بہ برج اسد شمس تابان ہمایون ۱۲۴۳ھ
۳۸۱- کدخدا است مرزا ایم نوشت ۲۹۸ ۱۲۳۱ھ ۹۳۳	۳۸۱- (کہ) این کتخدائی ہمایون بواد ۱۳ ۱۱۲ ۱۰۴۵ ۶۱ ۱۲۳۱
۳۸۵- مسجدگاہ محدثین ست این ۱۲۴۶ھ ۱۳۳	۳۹۵- سال تاریخ خرد گفت کہ ہاے ۱۶
ہست این ماتم جانگاہ حسین ۱۲۱۵	۳۹۶- شماری اگر زبرہ وہم بینات
۳۹۸- افسوس کہ موتی لے نے گھسیٹا ۱۲۲۳ھ ۱۵	بگوئی پے سال مجذوب مرد ۱۲۴۴ھ

؎ قطعہ در دیوان ناسخ چنین تحریرست

؎ چو گردید مرزا سے من کدخدا ولا سال تاریخ جشنش بگو	ببالید جسم ولم گشت شاد کہ این کدخدائی ہمایون شواد ۳۱۱ ۱۱۲ ۶۴۹ ۶۱
لہذا بطور خود چنین مید انم واللہ اعلم	فرق ۱۱۳۳ ۹۸ ۱۲۳۱ھ کہ این کتخدائی ہمایون بواد ۱۳ ۱۱۲ ۱۰۴۵ ۶۱ سنہ ۱۲۳۱ھ

؎ زبان فارسی اعداد بطور ہندی

بگوی پے سال مجذوب مرد

میم جیم ذال واو میم رے دال

۳۵ ۳۱۰ ۹۰ ۱۳ ۷۳۱ ۵۳ ۹۰

۱۲۴۴ھ

تاریخ وفات ناسخ مرحوم از رشک مغفور

دلا شعر گوئی اٹھی لکھنؤ سے
۳۵ ۵۰ ۴۶ ۴۲۲ ۱۱۱ ۷۰
۱۲۵۴ھ

دیوان دوم ناسخ برحاشیہ

۳۵۱- بہشت بریں باد ماوای بارے
۱۳۳۶ھ

۳۵۲- الٰہی بود کتخدائی سعید
۱۴۴ ۱۰۳۵ ۱۲ ۴۶

۳۵۳- صد افسوس میرزا محمد شریف
۱۲۴۸ھ

۳۵۵- یا الٰہی بجنبان باد عیسی کا قلم
۱۲۴۹ھ

۳۵۶- گویا قبا بہ عرش افتاد
۱۲۴۹ھ

۳۵۸- لوح محفوظ بود سینہ دل
۱۲۴۹ھ

۳۶۲- ہمایون و مسعود شد کد خدائی
۱۲۵۱ھ

۳۶۴- امام باڑہ گردون بنای سلطانی
۱۲۵۳ھ

۳۶۶- این سلسبیل ست آبروے سلسبیل
۱۲۵۴ھ

منشی امیر احمد صاحب امیر تخلص

مرآۃ الغیب
۱۲۸۹ھ

۳۳۸- راز و نیاز عاشق و معشوق جانیے
۱۲۸۵ھ

شہر کیون گلشن ہوا آئی بہار

حکیم سید ضامن علی صاحب جلال از دیوان موسومہ خیالات بے مثال
۱۲۸۱ھ

لائی پاکیزہ شگوفے یہ بہار کشمیر
۱۳۰۵ھ

تاریخ وفات مفتی میر عباس صاحب

عاشے بے مثل او بے بودہ بے ہمتاے این
۱۳۰۶ھ

تواریخ فصیح الملک نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

۲۹۰- زیادہ تا بہ ابد ہو شمار سالگرہ
۱۳۰۵ھ

۲۹۴- خوشا پاک دیوان صابر چھپا
۱۳۰۴ھ

۲۹۴- بہا نتیجۂ افکار صابر مقبول
۱۳۰۴ھ

۲۹۰- نور ہیں تجھے بادشا مبارک
۱۳۰۵ھ

۲۹۶- مبارک ہر آئینہ صحت مبارک
۱۳۰۵ھ

۲۹۷- دلاور نشاط عتیق جبینی
۱۳۰۵ھ

۳۰۲- پیمر فرازی مبارک زیب ہے با عز و شان
۱۵ ۵۵۹ ۲۶۳ ۲۴ ۳۴۷

۱۳۰۸ھ ساز گار آئے آہی متفق لیل و نہار
۲۸۹ ۲۱ ۴۶ ۹۲۰ ۷۰ ۶ ۲۵۶

۱۳۰۸ھ
داغ نے زیبا کہا ہے سال اس بہبود کا اچھا
۱۰۶۶ ۲۰ ۳۱ ۹۱ ۶۱ ۲۱۱۹ ۱۰

۱۳۱۸ھ زائد ۱۰
میرزا صاحب ملا ہے یہ خطاب یادگار
۲۵۸ ۱۰۱ ۷۱ ۱۵ ۱۵ ۶۱۲ ۲۳۶

۱۳۰۸ھ
۳۰۳- معتمد صاحب ہوئے زیبا خطاب
۵۵۴ ۱۰۱ ۲۱ ۲۰ ۶۱۲

۳۱۲- ۱۳۰۸ھ سب نیک گھڑی سالگرہ جشن مبارک
۶۲ ۸۰ ۲۳۸ ۳۱۶ ۳۵۴ ۲۶۳

۱۳۰۹ھ

از یادگار داغ

ابتدا سے اپنے ساڑھے پانسو نقدی بڑھی
۴۰۸ ۷۰ ۶۳ ۲۷۱ ۱۱۹ ۱۹۴ ۲۱۶

۱۳۱۲ھ ۳۰۶ کاملہ رفت بفردوس زمانی بیگم
۱۳۰۸ھ

از مرقع ادب

ذرا از زار معجمہ و رسم اردو نویسند۔

نزد منشی امیر احمد صاحب و سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی وغیرہم صحیح ہست
نواب بہادر حسین خان انجم لکھنوی کہتے ہین کہ ان الفاظ کو واو کے ساتھ
لکھنا چاہیے (اوسکو) (اونکو) (اوڑنا) (اوٹھنا) (اوبھائی) (اوبھارنا)
(موند) (مجھے) ہاے ہوز سے مگر مجکو بغیر ہاے ہوز۔
منشی احمد علی شوق سب دنون کے نام جو شنبہ کے ساتھ ہین اونکی با موحدہ
لکھتے ہے۔
نظامی ؎ از دگر روز ہفتہ آن بہ بود ٭ نام نیکش مگر سہ شنبہ بود ٭
(تشبیہ) شعرا نے بضرورت الفاظ مین تصرف کیا مثلاً (پہ) (پہ)
(یہان) (یان) (وہان) (وان) (تک) (تلک) وغیرہم۔
اس طرح کے لفظ جس طرح لکھے ہونگے مولف اون کے اعداد لیگا اسواسطے
کہ پابند مکتوبی ہے ۱۲۔
جس طرح شعرا قافیہ مین پابند ملفوظی ہوتے ہین مثلاً (دفعتاً) کا قافیہ
(وطن) وغیرہم۔
امالہ الف کے امالہ مین یاے تحتانی کا لکھنا لازم ہے جس طرح (کنوان)
(کنوین)۔
ہاے ہوز مین (امالہ) دونون طرح لکھتے ہین (روزہ سے) (روزے سے)
(مہینہ مین) (مہینے مین)۔

بعض شعرا نے بارھوین تیرھوین کو بارہین تیرہین بغیر یائے ہوز کے لکھکر تاریخ کہی ہے ۱۲ غالبًا فصیح الملک داغ دہلوی

یائے اضافی اون الفاظ مین نہین لکھتے جن مین یائے اصلی موجود ہوتی ہے جس طرح قاضی راضی مثنوی وغیرہ سید ضامن علی صاحب جلال مرحوم نے اس کا خیال نہین فرمایا مثنویّا ۵۴۷ دو یے

عربی الفاظ مین اونکی رسم الخط کی تقلید لازمی ہے خصوصًا جسوقت ترکیب بی وہ لفظ موزون کیا جائے جس طرح ربوا بمعنی سود زکوٰۃ وغیرہم الفاظ معرب و مفرس و مہند کا بھی مؤرخ کو خیال رکھنا چاہیے۔

اعلیٰ ترین تاریخ

ع نہم ماہ صفر رحلت سید محمود
۹۸ ۷۴ ۶۳۸ ۳۷۰ ۴۶ ۹۵

سنہ ۱۳۲۱ھ

ع شب بود و بست و دو سہ شنبہ جنوری و اقیصر
سنہ ۱۹۰۱ء

اعلیٰ تر سہ غم جانکاہ سید احمد خان ع فخر حکما ہائے محمد جی مرد
۶۵۱ ۵۳ ۷۴ ۸۰ ۱۰۳۰
سنہ ۱۳۱۴ھ
سنہ ۱۸۹۸ء

اعلیٰ سہ پدر پیر سے فرزند جوان چھوٹ گیا
۳۱ ۴۱۴ ۶۰ ۳۴۱ ۲۸۲ ۲۰۶
سنہ ۱۳۳۴ھ

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت
۱۹۱۶ء

سلہ مین نے جو معیار قائم کر دیا ہے اگر اس پابندی کے ساتھ اسس تحقیق کی تاریخین ملاحظہ ہونگی تو ناظرین محظوظ ہونگے ورنہ ملول ۱۲

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

حسب فرمائش جناب نواب سید محمد جعفر علی خان عرف
جناب پیارے صاحب رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد

رسالۂ نادر آوانی مسمّٰی بہ

سلسلۂ خاندانی

(مؤلف)

باہتمام احقر الانام مرزا صفدر حسین و ملا احمد
مالکانِ مطبع بماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ
در مطبع ریاض المؤمنین واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المتفرد بالفردانیۃ والتوحید المتعالی
عن الاطلاق والتقیید المتنزہ عن کل اسم ورسم
حتی التنزیہ المتقدمین عن التعطیل والتشبیہ
ھو الواحد الاحد الذی لم یلد فیکون مولودا
ولم یولد فیصیر محدودا تعالی اللہ عما یقول المشبہون
بہ والجاھدون لہ علوا کبیرا والصلوۃ والسلام علی
سیدنا ونبینا محمد واھلبیتہ الذین اذھب اللہ عنھم
الرجس وطہرھم تطہیرا اما بعد یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اس

نجیبت کا سلسلہ پدری شاہ صفی موسوی آردبیلی علیہ الرحمۃ جنکی نسل مین شاہان صفویہ ایران تھے) سے ملتا ہے اور سلسلہ مادری مین نواب اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علی خان سہراب جنگ حسنی حسینی بارہوی وزیر حضرت نصیر الدین حیدر مغفور بادشاہ اودھ حقیقی نانا تھے - بزرگان پدری کو گردش تقدیر نے ایران سے لاکر شاہجہان آباد دہلی مین آباد کیا جہان جدامجد مرحوم میر سیف اللہ صاحب عرف میر شاہ میرزا صاحب [illegible] مین محلہ مغل پورہ کلان مین پیدا ہوے اور ستائیس سال کی عمر تک وہین سکونت فرماتے - اس مدت مین علم ریاضی مرزا محمد علی صاحب مہندس اور علم نجوم و استخراج تقویم اپنے حقیقی خالو محمد علی خانصاحب الملخاطب بہ مبشر خانصاحب منجم الملک ہفت ہزاری جامع زیچ محمد شاہی اور علم طب غلام نبی خانصاحب نزہت سے حاصل کرکے مرتبہ تکمیل بہم پہونچایا - فوائد عین شاہی اور تعلیقات خلاصۃ الحساب وغیرہ کتابین تصنیف فرمائین دو شادیان کین پہلی شادی موتی بیگم صاحبہ دختر نواب مبشر خانصاحب ہفت ہزاری کی پوتی (یعنی دختر مشرف خان والد مرزا مہدی منجم لکھنوی) سے ہوئی جنسے تین اولادین پیدا ہوئین - سید آغا میر صاحب - عمدہ بیگم صاحبہ - محمدی بیگم صاحبہ بعد انتقال زوجہ اول دوسری شادی عزت النساء بیگم صاحبہ دختر میر علی نقی صاحب نجفی رضوی (خواہر زادہ حقیقی نواب سید قاسم علی خان صاحب صوبہ دار بنگالہ) سے ہوئی جن سے خداوند عالم نے چھ اولادین عطا کین سید محمد علی صاحب - سید فضل اللہ صاحب - سید ابو تراب صاحب

سید محمد حسین صاحب۔ کلثوم بیگم صاحبہ۔ امیر بیگم صاحبہ۔ اٹھائیس (۲۸) سال کی عمر میں حضرت جد مغفور بزمانۂ نواب آصف الدولہ مرحوم لکھنؤ میں آئے اور داروغگی عمارت اور تقسیم روزینہ اور چندہ اور خدمات پر فائز ہوے (سمبت ۱۸۴۰ع) جو چالیسا قحط کے سال سے مشہور ہی میں جناب ممدوح لکھنؤ سے پھر دہلی کو چلے آئے۔ اور بار دوم سنہ ۱۲۳۱ھ میں بزمانۂ حضرت غازی الدین حیدر مغفور بادشاہ اودھ بسبب رشتہ داری بادشاہ بیگم صاحبہ محل خاص حضرت بادشاہ ممدوح پھر وارد لکھنؤ ہوے۔ لیکن بزمانۂ شورش نواب معتمد الدولہ صاحب مرحوم لکھنؤ کو پھر چھوڑ کر وطن مالوف یعنی دہلی کو بازگشت کی۔ بار سوم بزمانۂ حضرت نصیر الدین حیدر مرحوم بادشاہ اودھ پھر مراجعت فرمائے لکھنؤ ہوے۔ یہ آنا آخری آنا تھا جس زمانہ میں کہ بادشاہ بیگم صاحبہ اور نصیر الدین حیدر مرحوم میں ایک رنجش خانگی پر لڑائی جاری تھی اُس زمانہ میں اکاسی (۸۱) سال کی عمر میں بمقام لکھنؤ انتقال فرمایا اور تھجوے میں عیش باغ کے قریب مدفون ہوے حضرت ممدوح کے فرزند اکبر سید محمد علی صاحب اس نحیف کے والد ماجد تھے جنکی شادی جعفری بیگم صاحبہ مرحومہ دختر اعتماد الدولہ نواب سید فضل علی خاں وزیر نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کے ساتھ الماس باغ میں تیئیسویں رجب سنہ ۱۲۵۲ھ کو ہوئی۔ یہ اُس زمانہ کا ذکر ہی کہ جب بادشاہ بیگم صاحبہ اور بادشاہ ممدوح میں آتش حرب وضرب مشتعل تھی اور وہ باغ محاصرے کی حالت میں تھا۔ بعد شادی حضرت والد ماجد کو جناب فیض النسا بیگم صاحبہ مرحومہ عمۂ حقیقی نواب سید فضل علی خاں صاحب مرحوم کی طرف سے نواب دولھا کا خطاب

عطا ہوا۔ ناموافقت زمانہ کہیے یا گردش تقدیر بہر حال لکھنؤ مین رہنا مشکل ہوا
جسکو بحسرت وداع کر کے جمعہ اٹھارھوین جمادی الاخری سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق
نوین ستمبر ۱۸۳۸ء کو حضرت ممدوح شمس آباد ضلع فرخ آباد مین آکر اقامت فرما
ہوئے جہان پہلے سے حسن کارگزاری وانجام دہی جناب منشی رہا کی داس
صاحب مدار المہام مکانات بلا بار کر لیے گئے تھے جب سے جناب والد مرحوم
کی اولاد و خاندان یہین مسکن گزین ہے۔

یہ نحیف یکم محرم سنہ ۱۲۶۶ھ کو عدم سے وجود مین آیا۔ مجھ سے پہلے جناب والد مرحوم
کے (یہان) ہان تین صاحبزادیان پیدا ہو چکی تھین جو لڑکا تین لڑکیون کے بعد پیدا
ہوتا ہے عورتین اُسکو منحوس سمجھتی ہین اور تیترا کہتی ہین۔ والدہ مرحومہ اس سبب
سے متردد تھین۔ جناب والد مرحوم نے ارشاد فرمایا کہ خدا پر توکل کرو۔ اگر
لڑکا پیدا ہو تو نصف میرا نام اور نصف اپنا نام ملا کر اُسکا نام رکھو۔ چنانچہ
محمد علی سے محمد اور جعفری بیگم سے جعفر علا لیا گیا اور اس طرح اس نحیف کا نام
قبل از ولادت محمد جعفر قرار پایا اور مین جب سن شعور کو پہونچا تو اپنا تاریخی
نام میر منظر ۱۲۶۶ھ تجویز کیا اس لیے کہ میری ولادت محرم مین واقع ہوئی تھی۔
ساڑھے دس برس کے سن مین رجب سنہ ۱۲۷۶ھ مین دختر جناب عمہ خورد کے
ساتھ عقد ہوا۔ اُس زمانہ مین علم کے ساتھ فنون سپہ گری کی تعلیم بھی
جوہر شرافت سمجھی جاتی تھی۔ میری تعلیم بھی اُسی کے مطابق ہوئی۔ جناب
مولوی سید عرفان علی صاحب مرحوم نقوی بریلوی نے کل درسیات
فارسی پڑھائے جناب منشی میر اولاد حسین صاحب مرحوم داعی پوری نے

(جو میرے اتالیق بھی تھے) صرف عربی پڑھائی اور نحو حکیم سید عابد حسین صاحب
داعی پوری اُنکے حقیقی بھائی سے حاصل کی ہدایۃ النحو مرفوعات تک۔
چند سبق ہدایۃ النحو کے مولوی تیغ علی صاحب رفیق قدیم جناب نواب
سید فضل علی خان صاحب بہادر نے بھی پڑھائے بانک اور لکڑی
مرزا کلن بیگ صاحب مرحوم ولد میرزا بہادر علی بیگ ساکن لکھنؤ نے
سکھائی اور اسپ دوانی میر ناصر علی صاحب کمیل نے بتائی مولوی
صاحب اور منشی صاحب کے فیض تعلیم سے دس برس کے سن مین
رقعون کی ایک کتاب تالیف کی۔ جناب منشی صاحب روزانہ ایک
رقعہ اُردو مین لکھواتے تھے اور پھر اُسکی فارسی بنواتے تھے۔ کچھ
دنون کے بعد اُن رقعون کی تعداد اتنی ہوگئی کہ کتاب کی شکل مین
جمع کر لیے گئے جنکا نام مین نے اپنے نام پر انشاے جعفری رکھا۔
ایک قطعہ اُسکا اب تک یاد ہے جس کو جناب منشی صاحب مرحوم
نے نظم کیا تھا۔

قطعہ

اکثر نگاہ مہر و عطاے کریم سے	ذرّے کو آفتاب کیا کردگار نے
دہ سالگی کی عمر مین فضل آلہ سے	انشاے جعفری کو لکھا خاکسار نے

پہلا مصرع اُردو اپنی تقریب شادی مین ایک شخص کی طرف خطاب
کرکے یون کہا تھا۔

مصرع

کیا کہون کہہ تو دیا آنکھ لڑا کر تجھ سے

ربیع الآخر ۱۲۷۰ھ ہجری مین جناب والد مرحوم کے ہمراہ مجھے بھی لکھنؤ

جانے کا اتفاق ہوا جہاں جناب ممدوح نے تیمّنا و تبرّکا جناب مرزا دبیر صاحب اعلی اللہ مقامہ کا باضابطہ مجھے شاگرد کیا، باضابطہ اسلیے کہ حسب دستور مین نے جناب مرزا صاحب کو نذر شاگردانہ دکھائی اور اسی حیثیت سے مٹھائی پیشکش کی، جناب موصوف نے میرے حال پر کمال شفقت مبذول فرمائی اور کوئی مصرع نظم کرنے کی فرمایش کی مین نے فوراً یہ مصرع نظم کیا مصرع

خوف غالب ہو آپ کا مجھکو

جناب ممدوح میری موزونی طبع اور حاضر جوابی سے بہت خوش ہوے بس ایک ہی مصرعے کا مین شاگرد ظاہری رہا مگر جناب مرحوم کے کلام بلاغت نظام سے جو فیض حاصل ہوا اُسکی وجہ سے شاگردِ باطنی ضرور ہون۔ میرے ساتھ ہی میرے بڑے بھائی صاحب نواب سید محمد ولی خان صاحب آسیر بھی حضرت مرزا صاحب کے شاگرد ہوئے اور بہت دنون تک سلسلۂ اصلاح جاری رکھا۔ اس سے قبل برادر صاحب ممدوح حکیم محمد علی صاحب قدیر شاگرد جنابِ دبیر کے شاگرد تھے۔ غالباً تیرہ برس کی عمر مین فارسی کی یہ رباعی ماہ رمضان وقت سحر کہی تھی جسکو جناب مولوی صاحب نے درست کر دیا تھا۔ مین اُسی نظم غلط کو لکھتا ہون۔ رباعی۔

اے شمع تو این محن چرا می کردی	پروانہ را سوختن تن برا سیکردی
لیکن عجبی اینکہ تو خود می سوزی	این سوزش و سوختن چرا سیکردی

جب مین سنِ شعور کو پہونچا اُسی زمانے مین جناب والد مرحوم نے
ایک تہ خانے مین دو بار مسالمہ قایم کیا۔ مین بھی اُس مین شریک ہوتا
اور ہر طرح سلام کہتا تھا۔ رباعیان بھی اکثر کہنے کا اتفاق ہوا۔
اس کلام کو منشی فرزند حیدر صاحب صفدر مرحوم شاگرد
رشک و منیر جو شاعر کی حیثیت سے ملازم تھے، اور میرے پھوپھی زاد
بھائی جناب سید آغا علی صاحب شیدا درست کرتے تھے۔ افسوس ہے
کہ اُس کلام کا زیادہ تر حصہ تلف ہو گیا۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۴ھ
مین بسبب ملال خاطر شمس آباد سے لکھنؤ اور وہان سے
ربیع الاول سنہ ۱۲۸۵ھ مین مصطفی آباد عرف رامپور پہونچا۔
جناب نواب کلب علی خان بہادر خلد آشیان والی ملک نے
کہ میرے بزرگون اور اُن کے بزرگون سے روابط قدیمہ تھے قدردانی
فرمائی اور رفقا مین ملازم فرمایا خدا علیم ہے کہ ایسا شریف نواز و
جوہر شناس و ہنر پرور رئیس میری نظر سے اب تک نہین گذرا۔
تین برس ملازم رہا۔ بعد اُسکے بسبب اصرار والدین مرحومین کے بعد
دیگرے چند استعفے دے کر مکان کو واپس آیا۔ مگر باغ بے نظیر کے میلے
مین نواب صاحب ممدوح مجھے طلب فرماتے رہے۔ ایک مرتبہ بسبب
خرابی گردہ علاج کے واسطے رجب سنہ ۱۲۹۲ھ مین وارد رامپور تھا
کہ ستائیسوین رجب سنہ مذکور کو ولادت باسعادت نواب سید
حامد علی خان بہادر فرمان روا ے حال واقع ہوئی نواب صاحب کے

حضور مین حاضر ہو کر شعرا نے قطعات پڑھے انعام وافر پایا۔ جناب منشی
سید اسمٰعیل حسین صاحب منیر کا یہ مصرع تاریخ سب سے اعلیٰ تھا ؎

صاحب اقبال نور افشان قمر پیدا ہوا
۱۲۹۲

جب دربار برخاست ہوا اور ہم لوگ مصاحب منزل مین آ کر بیٹھے تو مین نے مصرع جناب منیر کی تعریف کی اور بیان کیا کہ ایک مصرع مین نے بھی کہا ہے ؎ انتیسوین منگل کا دن ماہ رجب بارہ بجے۔ ۱۲۸۲
نواب مرزا داغ نے کہا کہ "کا" کی جگہ "کے" چاہیے۔ مین نے جواب دیا کہ مجبوری تھی سنہ ہجری ۱۲۹۲ مین دس کی جگہ نو بڑھتے ہین ایک کی کمی ہوتی ہے۔ جناب منیر نے کہا کہ اگر تاریخ کہو گے تو معلوم ہوگا مین نے جواب دیا کہ تاریخ گوئی مین زیادہ علم و فضل کی ضرورت نہین تھوڑا علم اور سیاقت کافی ہے پھر اُنھون نے کہا کہ کہو گے تو معلوم ہوگا مین نے جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی ردیف و قافیہ مین قطعہ موزون ہوگا اور ہر مصرعے مین تاریخ ہوگی اور یہ شرط ہے کہ جب آپ پسند کر لین گے اُس وقت مجھے تسکین ہوگی۔ دو چار روز کے بعد رام پور سے شمس آباد واپس آیا اور مصروف فکر ہوا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اُسی مہینے مین چارون مصرعے کہکر بھیج دیے۔ اُسکے جواب مین جناب منشی صاحب نے لکھا کہ پسند ہون اور روزے سے ہون واللہ باللہ لاجواب مصرعے ہین۔ خدا را انکے چار قطعے موزون کیجیے۔ اگر مجھے یہ مصرعے مل جاتے تو چار قطعے علیحدہ علیحدہ

لکھنا۔ اُس دن سے شوقِ تاریخ گوئی بڑھتا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں تاریخین کہنی پڑین۔ افسوس ہے کہ جناب منیر نے اپنا قطعۂ تاریخ اپنے کلیات مین نہین لکھا۔ حالانکہ چھوٹی چھوٹی تاریخین موجود ہین۔ گمان غالب ہے کہ ان مصرعون کے مقابلے مین وہ اپنا قطعہ لکھنا کسرِ شان سمجھے قطعہ جو مین نے جناب منیر کو بھیجا تھا۔

یوسف لقا نواب کا روشن قمر پیدا ہوا
سنہ ۱۲۹۲ھ آرام دل جان پسر لخت جگر پیدا ہوا
انتیسوین منگل کا دن ماہ رجب بارہ بجے سنہ ۱۸۷۵ء
۱۲۸۲ عالی حسب آصف نشان فرخ سیر پیدا ہوا

جناب منشی صاحب کو الف ممدودہ کے اعداد مین تامل تھا لہذا آیندہ مصرع دوم یون تبدیل کیا گیا ؎

مسند نشین پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا

اخبار الصنادید تالیف جناب مولوی نجم الغنی صاحب (رامپوری) سے معلوم ہوا کہ ولادت گیارہ بجے ہوئی تھی لہذا مصرع سوم یون تبدیل کیا گیا ؎

منگل رجب اُنتیسوین گیارہ بجے محمود ہو

اکتوبر ۱۸۷۵ء ۱۲۹۲ھ مین جناب والدہ صاحبہ مرحومہ کے ہمراہ حج سے مشرف ہوا اور جب سے دوسرا تخلص حاجی بھی اختیار کیا۔

آدنے درجہ تاریخ گوئی کا یہ ہے کہ مصرع یا مادہ تاریخ بغیر تعمیہ

وتخرجہ کے مخبر واقعہ ہو مثلاً -

خلیل اللہ کی سنت ادا کی ... در جنت رفت

سنہ ۱۳۱۲ھ ۱۳۳۷ھ

اسے اعلیٰ درجہ - غم جانکاہ سید احمد خان ... ...

سنہ ۱۸۹۸ء -

اسے اعلیٰ تر درجہ نہم ماہ صفر رحلت سید محمود ... ...

سنہ ۱۳۲۱ھ

اعلیٰ ترین درجہ - نصف سنہ شنبہ ہمایون بدہم دہ دو قیصری جشن ہند ..

تعمیہ - داخلی و خارجی دونوں معیوب ہیں اگر بضرورت نظم کئے جائیں تو مصرع تاریخی میں ہوں فصاحت اور اصول شاعری کی پابندی صحت الفاظ املا و خط اُن کا لحاظ بھی واجب ہے - تاریخ گوئی میں کتابت جسطرح ہو اُسکے عدد لئے جائینگے بخلاف شاعری کے کہ اُسمیں قافیہ میں ملفوظی معتبر ہے اگر بضرورت تعمیہ یا تخرجہ میں تاریخ کہنا پڑے تو اُسکی عوض کم سے کم ایک تاریخ کامل بھی ہونا چاہئے تاکہ عجز طبیعت پر محمول نہو اور زمانہ آیندہ میں صحیح تاریخ معلوم ہوسکے .. ..

کاف - بیانیہ یا لفظ گفت وغیرہ اگر ابتدائی مصرع میں ہو تو اُس کے اعداد لینا اور نہ لینا دونوں جائز ہیں اگرچہ نہ لینے کو ترجیح ہے - ہاں اگر گفت وغیرہ کے ملانے میں دوسرے سن بھی دستیاب ہوتے ہوں تو اعداد کے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن اور ایک قسم کی صنعت ہے ... ...

اساتذہ کی تقلید واجب مگر تقلید کورانہ سے اجتناب لازم ہے - ..

والاحتیاط سبیل النجاۃ ...